THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ — ششماہی للعہ — سہ ماہی عا

تار کا پتہ الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۵ | مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۶ شوال ۱۳۴۵ھ | جلد

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب پٹھانکوٹ آریوں سے جس مباحثہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ وہ آریوں کے خوف زدہ ہونے کی وجہ سے نہ ہؤا۔ مسلمانان پٹھانکوٹ نے شہر میں جناب حافظ صاحب کا جلوس نکالا۔ اور کئی تقریریں کرائیں۔ جن کے سننے کے لئے دور دور سے مسلمان بکثرت آئے ہوئے تھے۔ بعض نوجوانوں نے جلسے کے انتظام وغیرہ میں پرجوش حصہ لیا۔

مولوی اللہ دتا صاحب مراد آباد میں آریوں سے مناظرہ کے لئے گئے ہیں۔ جہاں کے مسلمانوں نے مناظر بھیجنے کے لئے درخواست کی تھی۔

کلام الٰہی کے شائقین کو مژدہ

احباب یہ خوشخبری تو سن چکے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ اپریل ۱۹۲۷ء سے قرآن کریم کا درس شروع فرما دیا ہے۔ جو انشاء اللہ روزانہ ہؤا کریگا۔ اس فیض کو وسیع بنانے اور بیرونی احباب کو بھی اس سے مستفید کرنے کے لئے ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ ہفتہ میں ایک بار چار صفحہ کا ضمیمہ درس القرآن کے حقائق و معارف پر مشتمل شائع کیا جائے احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس ارادہ کو عمدگی کے ساتھ عمل میں لانے کی توفیق بخشے۔

چونکہ اس طرح اخبار کے مصارف میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس لئے فی الحال احباب سے یہی التماس ہے۔ کہ اخبار کی اشاعت بڑھانے کی خاص طور پر کوشش کریں۔ ورنہ ممکن ہے کہ ان اخراجات کی وجہ سے قیمت میں کچھ اضافہ کرنا پڑے۔

اخبار احمدیہ

زراعتی کالج میں داخل ہونیوالے طلبار کو مشورہ

"(۱) زراعتی کالج لائل پور کا پراسپکٹس تین ڈبل سے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجکر طلب کیا جائے اس میں سب معلومات درج ہوتی ہیں:- Superintendent Govt: Printing Press (Punjab) Lahore.

(۲) پراسپکٹس میں ۷ مئی تک فارم بھیجنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر نتیجہ میٹرک کا اس تاریخ تک نہ نکلا ہو۔ تو فارم داخلہ میں نمبر اور ڈویژن کا خانہ چھوڑ دیا جائے۔ اور لکھدیں Result not yet out. اس طرح اگر داخلہ نتیجہ انٹرنس سے پہلے شائع ہوگیا۔ تو مشروطہ بہ کامیابی ہوگا۔ عام طور پر اس کالج کا داخلہ اسی طرح ہوتا ہے۔ بعض دفعہ دوبارہ بھی ہوتا ہے۔ یعنی ایک دفعہ نتیجہ سے پہلے۔ اور ایک دفعہ بعد از نتیجہ۔

(۳) فارم داخلہ براہ راست پرنسپل زراعتی کالج لائل پور کو بھیجی جائے جو اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی معرفت آنی چاہیئے۔ ناظر امور عامہ قادیان

رام نگر میں کامیاب لیکچر

آریہ سماج رام نگر ضلع اودہم پور ریاست جموں نے ۸ اپریل ۱۹۲۷ء کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ جس پر ہم نے ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں اطلاع دی۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کو قادیان سے بھجوایا۔ مگر آریہ سماج کا کوئی مبلغ وقت پر نہ پہنچ سکا۔ اور جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔ منتری آریہ سماج کو کہا گیا۔ کہ آپ اپنا مبلغ منگوا کر ہر طرح سے تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے متعدد تاریں لاہور دیں۔ مگر کوئی مبلغ نہ آیا۔ مولوی صاحب موصوف نے ایک وعظ مسجد میں اور ایک لیکچر پبلک میں تقریباً ۲ گھنٹہ "اسلام عالمگیر مذہب ہے" پر دیا۔ جو نہایت کامیاب ہوا۔ اور باوجود آریوں کو وقت دینے کے کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ لیکچر میں سوا عام پبلک کے منصف صاحب۔ نائب تحصیلدار صاحب اور تحصیلدار صاحب بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لیکچر نہایت کامیاب ہوئے اور دو آدمی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خاکسار محمد اقبال از رام نگر

خریداران ریویو انگریزی کی خدمت میں

ایک مطبوعہ چٹھی بھجوائی گئی ہے جس میں ان سے درخواست ہے۔ کہ اپنے اپنے حساب کتاب کو صاف کریں۔ بقایا ادا ہوں۔ اور اگر کوئی شکایت رسالہ کی وصولی کے متعلق ہے۔ تو اطلاع دیں۔ اب چٹھیں بھجوائی گئی ہیں۔ اور حتی الوسع ایسا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ لنڈن سے خریداران کو رسالہ پہنچتا ہے۔ اس انتظام کے ماتحت اپریل کا رسالہ وصول ہوگا۔ میں دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ انتظام کو درست کرنے کے لئے اس چٹھی کا مفصل جواب ضرور مرحمت فرمایا جائے۔ ناظم طبع و اشاعت قادیان

ضروری گذارش

جملہ سیکرٹری و امراء صاحبان انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ان کے حلقہ و علم میں جتنے ایسے اصحاب ہوں۔ جو کبھی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پاتے رہے ہوں۔ ان کے مستقل اور موجودہ دونوں مکمل پتوں سے اطلاع دیکر شکریہ کا موقع بخشیں۔ والسلام

سید محمود اللہ شاہ (بی اے) جنرل سیکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قادیان

انوار الاسلام کا دَورِ جدید

جماعت احمدیہ لکھنؤ نے انوار الاسلام نامی ایک پندرہ روزہ اخبار جاری کیا تھا۔ جو بعض وقتی مشکلات کے سبب مسلسل شائع نہ ہو سکا۔ اب ہم نے ارادہ کیا ہے۔ کہ انوار الاسلام بجائے پندرہ روزہ کے ماہوار رسالہ کی صورت میں کر دیا جائے اس لئے احباب جماعت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ آپ درخواست معہ پتہ صاف تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔ رسالہ مفت پیش خدمت ہوگا۔ جس قدر جلد ممکن ہو۔ درخواست بھیجدیں۔ تاکہ رسالہ اسی تعداد میں طبع کرایا جائے۔

خاکسار سید ارشد منیجر انوار الاسلام۔ پرلیٹڈ بائیسکل ایجنسی قیصر باغ لکھنؤ

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو (۵ اپریل) دوسری لڑکی عطا کی۔ الحمد للہ رب العالمین

احباب دعا فرمائیں۔ کہ لڑکی نیک۔ خادم دین و دراز عمر ہو۔

خاکسار محمد عظیم الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ میرپور خاص تحصیل ننانپور

(۲) برادرم منشی عبدالرحمن صاحب احمدی (برن اینڈ کو) ہوڑہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس کا نام حمیدہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ سعادت کے ساتھ عمر دراز کرے دو روپے داخل غریب فنڈ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

درخواست ہائے دعا

عزیز سیٹھ محمد اعظم ولد سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن جس نے امسال امتحان انٹرینس دیا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ دعا کی جائے۔

(۲) محمد عبدالرحیم صاحب امتحان انٹرمیڈیٹ جامعہ عثمانیہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۳) چوہدری نورالدین صاحب نمبردار چک ۲/۱۲ ایل منٹگمری حصول ذیلداری کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی مخالفت محض احمدی ہونے کی وجہ سے کی جارہی ہے۔ عنقریب فیصلہ ہوگا۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) منشی محمد نواب خان صاحب کی بیماری کے دفعیہ کے لئے دعا کی جائے

(۵) قاضی عبدالرحمن صاحب مرد دعوۃ و تبلیغ کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے مغفرت

میاں امیرالدین صاحب گوجرات کا لڑکا محمد اسحٰق جو بہت مخلص نوجوان تھا اور ان کا پوتا فوت ہوگئے ہیں۔ مولا بخش صاحب لاہور کا لڑکا بشری حسن دین صاحب لاہور کا لڑکا۔ محمد سلیم صاحب جہلم کی والدہ صاحبہ۔ رقیہ بی بی صاحبہ نون کوٹ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ لاہور کی پوتی۔ ولایت شاہ صاحب ضلع شاہ مسکین کا لڑکا فوت ہوگئے ہیں۔ احباب لواحقین کے لئے صبر اور مرحومین کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

۱۴ر فروری کے اخبار الفضل میں میری طرف سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں میں نے تحدیث نعمت کے طور پر خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کا ذکر کیا تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل مجھ پر اور میری اولاد پر ہوئے۔ اسی سلسلہ میں میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ جو ایک وقت شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کے ایک لڑکے کے ساتھ میرے لڑکے کا تنازعہ ہو جانے پر پیش آیا۔ اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے قادیان سے باہر چلے جانے کا ارشاد فرمایا۔ میں نے اس ارشاد کی تعمیل شرح صدر سے کی اور اپنی غلطی پر سچے دل سے نادم ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پھر قادیان آجانے کا موقعہ دیا۔ اور میں نے قادیان میں پکی سکونت اختیار کرلی۔ لیکن شیخ رحمت اللہ صاحب یا ان کے خاندان کو یہ بات حاصل نہ ہوئی۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میں نے یہ فقرہ لکھا تھا:۔ "شیخ رحمت اللہ صاحب کی نسبت جو کچھ ظہور میں آیا۔ وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں" چونکہ مجھے معلوم ہوا ہے بعض غیر مبایع اصحاب کو اس کے متعلق شکایت ہے۔ کہ اس میں شیخ رحمت اللہ صاحب کی کسی رنگ میں ہتک کی گئی ہے۔ اس لئے میں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ میں نے یہ بتانا چاہا۔ ایک تو وہ وقت تھا۔ جب شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کے بچہ کے ساتھ تنازع کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے قادیان سے باہر چلے جانے کا ارشاد فرمایا۔ لیکن آج خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے۔ کہ میرے قادیان میں اپنے سکونتی مکانات ہیں۔ جن میں میں اور میرے بچے رہائش رکھتے ہیں۔ اور بیعت خلافت ثانیہ کی نعمت بھی حاصل ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کو نہ قادیان میں کوئی مکان بنانے کی توفیق ملی۔ اور نہ ہی بیعت خلافت کا شرف حاصل ہوا۔ چونکہ جس طرح میرے لئے اور ہر ایک مبایع کے لئے قادیان کی رہائش اور بیعت خلافت ایک نعمت اور قابل فخر چیز ہے۔ اسی طرح غیر مبایعین کے نزدیک قادیان سے چلا جانا اور خلافت سے انکار کرنا فخر کی بات ہے۔ اس لئے اس بات کا ذکر اپنے اندر کسی قسم کی ہتک یا ہتک کا مفہوم نہیں رکھتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ قادیان دارالامان - ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء

پچیس ۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ کی تحریک

تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مذہبی تغیرات جس سرعت اور تیزی کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے اشاعت اور حفاظت اسلام کی ضرورت اور اہمیت پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ چونکہ دنیوی ساز و سامان کے لحاظ سے مسلمان ہر جگہ کمزور حالت میں ہیں۔ اور خود مسلمان بھی خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے جو اٹھتا ہے انہی کے مٹانے کا تہیہ کر کے اٹھتا ہے۔ اور جو اپنی قوت کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کو ہی تختۂ مشق بنا لیتا ہے اگر یہی حالت جاری رہی۔ اور مسلمانوں نے کروٹ نہ لی۔ تو حالات ایسے نازک اور خطرناک ہو جائینگے۔ کہ جن کے تصور سے ہی کلیجہ کانپنے لگتا ہے۔

اس بات کو محسوس کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ تبلیغ کے کام کو وسیع پیمانہ پر جاری کرنے کے لئے اور مالی مشکلات کی وجہ سے اس میں ضعف نہ آنے دینے بلکہ روز بروز مضبوط بنانے کے لئے کم از کم ۲۵ لاکھ روپیہ ریزرو فنڈ کے طور پر جمع کرنا چاہیئے۔ تا اس کے منافع سے تبلیغی اور انتظامی مہم کو سر انجام دیا جائے۔ اور روپیہ کی کمی یا وقت پر میسر نہ آنے کی وجہ سے جو مشکلات سد راہ ہو جاتی اور کامیابی کے بہت سے مواقع پر فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیتی ہیں۔ ان کو بآسانی عبور کیا جا سکے۔

احمدیہ مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سرسری طور پر یہ تحریک فرمانے پر (کیونکہ مشورہ طلب امور دینیہ کی کثرت کی وجہ سے اتنا موقعہ ہی نہ تھا کہ حضور تفصیل کے ساتھ یہ تحریک بیان فرما سکتے) جس گرم جوشی اور تپاک سے حاضرین مجلس نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور جس فراخ حوصلگی اور ایثار کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ اسے دیکھتے ہوئے یہ امید کرنا بے جا نہیں کہ انشاء اللہ یہ رقم ضرور فراہم ہو جائیگی۔ اور ہماری جماعت کے سرگرم اور پرجوش افراد اس وقت تک چین نہ لینگے۔ اور نہ دوسروں کو لینے دینگے۔ جب تک اسے مہیا نہ کر لیں گے۔

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ تحریک پیش ہونے کے معاً ساتھ ۲۷ ہزار کی رقم نقد اور وعدہ کی صورت میں صرف ان اصحاب نے پیش کر دی۔ جو اس وقت موجود تھے۔ اور یہ اقرار انہوں نے محض اپنی اپنی ذات سے متعلق کیا۔ نہ کہ بحیثیت نمائندگان اپنی جماعتوں کی طرف سے۔ پس جب دو سوا دو سو آدمی قریباً ایک لاکھ روپیہ فراہم کرنے کا ذمہ لے سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ ساری جماعت ۲۵ لاکھ بآسانی جمع نہ کر سکے۔

چونکہ اس فنڈ کا زیادہ تر روپیہ ان تبلیغی مقاصد کے لئے خرچ ہوگا۔ جو مسلمان کہلانے والوں مگر اسلام سے قطعاً ناواقف اور بے بہرہ لوگوں کو ارتداد سے بچانے اور ادنیٰ اقوام کو اسلامی جھنڈے کے نیچے لاکر مسلمانوں کی قوت اور شوکت کیا اضافہ کرنے کے لئے پیش نظر ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کار خیر میں حصہ لیکر ثواب حاصل کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اس طرح ایک تو ان کا اپنا تعلق اسلام سے مضبوط اور استوار ہوگا۔ اسلام کی محبت ان کے قلوب میں جاگزین ہوگی۔ اسلام اور مسلمانوں پر جو دردناک گھڑی آئی ہوئی ہے۔ اس سے غافل نہ رہینگے۔ اور دوسرے اس وقت اسلام کو اپنی حفاظت اور ترقی کے لئے سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے۔ اسے مہیا کرنے میں حصہ لے سکیں گے۔ اور اسی طرح جن لوگوں نے اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ اور اسلام پر اپنا سب کچھ نثار کر دینے کا تہیہ کئے بیٹھے ہیں۔ ان کے ممد اور مددگار بن سکیں گے۔ اس وقت اگر اپنا سب کچھ بھی خرچ کر دینے سے اسلام اور اسلام کی عزت و شہرت محفوظ رہ سکے۔ تو کوئی مہنگا سودا نہ ہوگا۔ اور امام جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ اگر اسلام کی حفاظت و اشاعت کے سوال نے ہم سے اس بات کا مطالبہ کیا۔ اور ایسا وقت آگیا جب ہمیں اپنا سب کچھ اسلام کے لئے قربان کر دینا پڑا۔ تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ ہم صرف قوت لایموت کے طور پر کھانا کھائینگے۔ اور صرف ستر پوشی کے لئے کپڑا پہنیں گے۔ اور یہ بھی اس لئے کہ جس خدا کے لئے ہم اپنا سب کچھ پیش کرینگے۔ اسی کا یہ بھی حکم ہے۔ باقی سب کچھ دین کے لئے خرچ کر دینگے۔

جب جماعت احمدیہ کے افراد اس حد تک اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس وقت بھی جس قربانی اور ایثار کا ثبوت دے رہے ہیں۔ وہ بے نظیر ہے۔ تو کیا دوسرے مسلمانوں کا اتنا بھی فرض نہیں۔ کہ ان کے بھائی بندوں۔ ان کے مذہب میں شریک لوگوں کو آریوں اور عیسائیوں کے پنجہ میں گرفتار ہو کر مرتد ہونے سے بچانے کے لئے جو کوشش کی جائے۔ اس میں حصہ لیں۔ اور اپنے مالوں میں سے ایک نہایت قلیل حصہ اس مقصد کے لئے علیحدہ کر دیں اس وقت اسلام کی حفاظت کے لئے جس قدر سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اس کا مسلمانوں کی ادنیٰ سی توجہ سے مہیا ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اور جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ مسلمان اس قدر بے مہر اور پتھر دل نہیں ہیں۔ کہ اسلام کو چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا پا کر اور بیچارے جاہل اور ناواقف مسلمان کہلانیوالوں کو جاں بلب دیکھ کر اس طرف سے منہ موڑ لینگے۔ بلاشبہ اس سے ان کے دلوں میں درد پیدا ہوگا۔ اور ان کے سینوں میں کسک ہوگی اور ان کی آنکھیں پُرنم ہو جائیں گی۔ اور جو کچھ وہ کر سکیں گے۔ اس سے دریغ نہ کرینگے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ یہ نظارہ ان کی آنکھوں کے سامنے لایا جائے۔ اس سے انہیں آگاہ کیا جائے۔ اور جس طریق اور جس رنگ میں ان کی امداد مفید اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ وہ ان کے سامنے پیش کیا جائے۔

ہماری جماعت کے احباب کو نہ صرف خود قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ بننا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کی بھی غفلت اور جمود دور کر کے انہیں خدمت اسلام کے لئے قربانی کرنے کی تحریک کرنی چاہیئے۔ بہت سے دردمندان اسلام ہونگے۔ جو اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اس قسم کی تحریک اور کوشش کے نتائج سے اگر احباب ہمیں مطلع کرتے رہیں گے۔ تو ان کا ذکر انشاء اللہ اخبار میں ہوتا رہیگا۔

مہارانا نصر اللہ خان اور خواجہ حسن نظامی صاحب

اگرچہ خواجہ حسن نظامی صاحب کے ان اعلانوں سے جو انہوں نے علاقہ گجرات (کاٹھیاواڑ) کے ایک مہارانا کے متعلق شائع کئے۔ یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی۔ کہ مہارانا معہ اپنی قوم کے کئی لاکھ آدمیوں کے خود مسلمان ہوئے ہیں۔ حالانکہ ساڑھے چار سو سال ہوئے۔ ان کے آباؤ اجداد نے اسلام قبول کیا تھا۔ اور اس سے جلد جوش میں آنے اور بلا محنت کامیاب ہو جانے کے خواہشمند مسلمانوں نے خوشی منانے کا ایسا موقعہ پایا۔ جس کے وہ قطعاً حقدار نہ تھے۔ لیکن اس بنا پر خواجہ صاحب کی ان کوششوں کی تخفیف کرنا جو انہوں نے مہارانا صاحب اور ان کی قوم کو اسلام پر قائم رکھنے کے متعلق کیں۔ مناسب نہیں۔ گو مہارانا صاحب معہ اپنی قوم کے اب مسلمان نہیں ہوئے۔ لیکن جن حالات میں سے گذرتے ہوئے انہوں نے اپنے تعلق کو مسلمانوں کے ساتھ استوار کرنا شروع کیا ہے۔ وہ ان کے از سر نو مسلمان ہونے سے کم نہیں۔ بلاشبہ ان کے آباؤ اجداد نے اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن اب تو وہ نام کے مسلمان بھی نہ رہ گئے تھے۔ تمام ہندوانہ رسوم ان میں رائج تھیں۔ نام تک ہندوانہ تھے۔ اور اسپر ستم یہ کہ شدھی والے اپنی پوری طاقت اور قوت سے ان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ اگر وقت پر ان کی خبر نہ لی جاتی۔

تو ان کی بھی وہی حالت ہوتی۔ جو ملکانوں کی بہت بڑی تعداد کی ہوئی ہے۔ پس مہارانا صاحب کے متعلق خواجہ حسن نظامی صاحب کی کوششیں قابل داد ہیں۔ اور مہارانا صاحب کا دور دراز کا سفر طے کرکے انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں شریک ہونا اور اسلام سے اپنی محبت اور اُلفت کا اظہار کرنا خوشی کی بات ہے۔

اس وقت اگر ایسی قوموں کو جو اسلام سے ناواقفیت اور ہندوانہ رسم ورواج میں جکڑی ہونے کی وجہ سے ارتداد کے گڑھے پر کھڑی ہیں۔ مُرتد کرنے والوں کے چنگل سے بچالیا جائے۔ تو یہ بھی کوئی کم خدمت نہیں۔ جس کے لئے کوشش کرنا تمام سربرآوردہ لیڈروں کا فرض ہے۔

ہندوؤں کو کہیں بھی مُسلمانوں کی اکثریت گوارا نہیں

جیسا کہ پہلے ہی خیال تھا۔ ہندو مہاسبھا نے مخلوط حلقہ ہائے انتخابیہ کی اس تجویز کو جو مسلمان لیڈروں نے پچھلے دنوں پیش کی تھی۔ اُن شرائط کے ساتھ منظور کرنے سے انکار کردیا۔ اور سندھ وصوبہ سرحد کو علیحدہ صوبے بنانے کے خلاف "مذمت" کا اظہار کیا۔ گویا ہندو یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ مخلوط انتخاب ہو۔ لیکن انہیں یہ منظور نہیں۔ کہ کسی معمولی سے حصہ ملک میں بھی مسلمانوں کی اکثریت گوارا کرسکیں۔ بہتر ہو۔ کہ مسلمان اس بارے میں ہندوؤں سے بالکل نا اُمید ہو جائیں۔ اور اپنی پوزیشن کے تحفظ کے لئے ان کا سہارا ڈھونڈنے کی بجائے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی طاقت پیدا کریں۔

کونسلوں کے مُسلمان ممبروں سے

گذشتہ پرچہ میں ہم مسٹر پٹیل صدر اسمبلی اور مسٹر گنیش دت وزیر گورنمنٹ بہار کے اس ایثار اور قربانی کا ذکر کرچکے ہیں۔ جو انہوں نے سرکاری تنخواہوں کو اپنی قوم اور مذہب کی ترقی کے لئے وقف کرتے ہوئے پیش کی ہے۔ اب ایک ہندو مسٹر نرائن داس آنندجی ممبر کونسل بمبئی نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ انہیں گورنمنٹ سے جو سفر خرچ اور الاؤنس بہ حیثیت ممبر کونسل ملے گا۔ وہ سب رقم اچھوت ادھار فنڈ یعنی اچھوت اقوام کو ہندو بنانے میں دیا کرینگے۔ چنانچہ انہوں نے بطور پہلی قسط ۶۰۰ روپیہ اس فنڈ میں دیدیا ہے۔ تین سال کے عرصہ میں یہ الاؤنس وغیرہ اغلباً پانچ چھ ہزار تک پہنچ جائے گا۔

کیا وجہ ہے۔ مسلمانوں میں اس قسم کی مثالیں نہیں پائی جاتیں صرف یہ کہ مسلمان سرکردہ اصحاب کو احساس ہی نہیں۔ کہ ان کے مذہب اور ان کی قوم پر اس وقت کیسی کالی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ اور اس کی تباہی وبربادی کے کیسے کیسے سامان ہورہے ہیں کاش! مسلمان ممبران کونسل اپنی اسلام دوستی کا ثبوت پیش کرنے میں سب سے بڑھکر قدم اٹھائیں۔ اور مسلمانوں کی حفاظت اور اسلام کی اشاعت کے لئے اگر وہ اپنے اوقات صرف نہیں کرسکتے تو مالی طور پر ہی خدمت کریں۔

مُسلمانوں کے لئے سخت ابتلا کا زمانہ

جو لوگ اسلام کی موجودہ رنج افزا حالت سے واقف نہ ہوں۔ اور مسلمانوں کی بے چارگی اور بے کسی کا علم نہ رکھتے ہوں انہیں معزز معاصر "البشیر" اٹاوہ کے مسن اور تجربہ کار ایڈیٹر خان بہادر محمد بشیر الدین صاحب کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ کرنے چاہئیں۔ جو انہوں نے ۱۵ر اپریل کے "البشیر" میں لکھے ہیں:۔

"یہ زمانہ مسلمانوں کے لئے سخت ابتلاء اور آزمائش کا زمانہ ہے۔ اس وقت مسلمانوں کے سامنے ان کی موت اور زیست کا مسئلہ درپیش ہے"

ایسی حالت میں بھی اگر مسلمان اپنی حفاظت کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ تو ان کی بدقسمتی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ دیکھو اس قدر مادہ تو حیوانوں میں بھی ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی دشمن ان پر حملہ کرتا ہو تو اس کے مقابلہ کے لئے متحد ہو جاتے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں ایسے وقت میں بھی اتحاد کا احساس پیدا نہیں ہوتا۔ تو کیا وہ حیوانوں کے مقابلہ میں بل ھم اضل نہ قرار دیئے جائینگے۔

نابینوں کے لئے مدرسہ

مسلمانوں کی غربت اور فلاکت کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ان میں ایسے بے کاروں اور معذوروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جنہیں قدرت نے صحیح الجسم یا صحیح الاعضاء پیدا نہیں کیا۔ متمدن اور ترقی یافتہ قومیں تو صرف ایسے لوگوں کو اپنے لئے بوجھ نہیں بننے دیتیں۔ بلکہ انہیں قوم کے لئے مفید اور کارآمد وجود بنانے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔ مختلف اقسام کے پیشے سکھاتی ہیں۔ مختلف حروف سے انہیں پڑھاتی ہیں۔

ہمیں یہ معلوم ہوکر نہایت خوشی ہوئی۔ کہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے علی گڈھ میں نابینا بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک مدرسہ تعمیر کیا ہے۔ جو عنقریب کھلنے والا ہے۔ نابینا بچے جن کی عمر دس اور چودہ سال کے درمیان ہو۔ اس مدرسہ میں داخل کئے جائینگے۔ طلباء کے رہنے کے لئے مدرسہ کے احاطہ میں بورڈنگ بھی تیار ہوگیا ہے۔ ان کے رہنے اور دوسری ضروریات کے لئے مدرسہ میں انتظام ہوگا۔ ابتداء میں تعلیم وتربیت کے لئے حسب ذیل تجاویز قرار پائی ہیں:۔

(۱) لکھنا پڑھنا اور ضروری حساب سکھایا جائے گا۔ (۲) قرآن شریف کے حفظ کرانے کا انتظام ہوگا (۳) خوش الحانی سے پڑھنے کی تعلیم دی جائیگی (۴) دستکاری مثل چٹائی۔ کرسی۔ مونڈھے بننا سکھایا جائے گا۔ صاحب مقدرت طلباء سے بیس روپیہ ماہوار خرچ لیا جائیگا۔ لیکن ناداری کی بناء پر کل خرچ یا اس کا کچھ حصہ معاف بھی کردیا جائے گا۔ جو صاحب کسی نابینا بچہ کو داخل کرانا چاہیں صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء آفتاب منزل علی گڈھ سے خط وکتابت کریں۔

اگر یہ درسگاہ کامیابی سے چل نکلیگی۔ تو بیچارے بہت سے ازکار رفتہ انسانوں کو مفید بنانے کا باعث ہوگی۔ ضرورت ہے کہ ہر قسم کے معذور بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام ہو۔ اور ہر صوبہ بلکہ ہر ضلع میں ہو۔ مثلاً گونگوں۔ بہروں وغیرہ کی تعلیم وتربیت بھی ہونی چاہیئے۔

مردوں سے زیادہ عورتیں

آریہ اخبار "ملاپ" ۱۶ر اپریل نے یہ معلومات بہم پہنچا کر شائع کی ہیں کہ انگلستان میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد ۱۷۰۰۰۰۰ زیادہ ہے۔

اگر عورتوں کے لئے بھی شادی کرنا اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح مردوں کے لئے۔ اور اسی دلیل کو لیکر آریہ صاحبان باوجود اپنے مذہب کی ممانعت کے بیوہ عورتوں کی دوبارہ شادیاں کرا رہے ہیں۔ تو کیا بتایا جائیگا کہ ویدک دھرم نے ایسی حالت میں جبکہ عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت زیادہ ہو۔ عورتوں کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے۔ عیسائیت کے پاس بھی اس مشکل کا کوئی حل نہیں ہے۔ اس کا حل وہی ہے۔ جو اسلام نے بتایا ہے۔ کہ دو دو۔ تین تین۔ چار چار شادیاں کرو۔ دوسری انسانی ضروریات کے علاوہ جنگ یا کسی اور وجہ سے مردوں کی تعداد عورتوں سے کم ہو جانے کی بھی ایک ایسی ضرورت ہے۔ جس کے پورا کرنے کے لئے اسلام نے تعدد ازدواج کی اجازت دی ہے۔ عیسائی اور آریہ خواہ اسلامی مسائل پر کتنے اعتراض کریں۔ ضروریات اور حالات زمانہ ان سے بھی اسلامی مسائل کی صداقت کا اعتراف کرا رہے ہیں۔

سر بازار قتل کرنیوالوں کا پتہ نہیں

اس سے زیادہ مسلمانوں کی بیکسی اور بیچارگی کا کیا ثبوت ہوگا کہ دن دہاڑے سر بازار ایک بے خطا بوڑھا مسلمان مفتی محبوب علی راستہ چلتا ہوا قتل کردیا جاتا ہے۔ سوامی شردھانند کے واقعہ قتل سے تھوڑی ہی دیر بعد محض انتقام لینے کی خاطر سے ہلاک کردیا جاتا ہے۔ لیکن اس جرم کے ارتکاب میں کسی ایک شخص کو بھی سزا نہیں ملتی۔ اور جو چار ملزم ماخوذ کئے گئے تھے۔ عدالت

مکتوب امام علیہ السلام

چند سوالات کے جواب

ایک صاحب کے سوالات کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل جواب لکھائے:-

رسول کریم اور دیگر انبیاء میں فرق

آپ کا پہلا سوال یہ ہے۔ کہ کیا جناب نبی کریمؐ نبی آخر زمان تھے یا نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں خاتم النبیین آیا ہے۔ اگر رسول کریمؐ نبی آخر زمان نہ تھے۔ تو اور نبی و پیغمبر آسکتے ہیں پھر کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ اور پیغمبروں کے موافق ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی آخر زمان تھے۔ اور خاتم النبیین بھی تھے۔ لیکن خاتم النبیین کے معنی وہ نہیں جو آپ سمجھے ہیں۔ اور نہ ہی آخر زمان کے وہ معنی ہیں جو آپ سمجھے ہیں۔ بلکہ آخر زمان اور خاتم النبیین دونو کے معنی ایسے ہیں۔ کہ باوجود ان کے رسول کریمؐ کے بعد نبی آسکتا ہے۔ باقی رہا آپ کا یہ سوال کہ پھر رسول کریمؐ اور دوسرے پیغمبروں میں فرق کیا ہوا اس کا جواب یہ ہے۔ کہ دوسرے نبیوں اور رسول کریمؐ میں یہ فرق ہے کہ ان نبیوں کی تربیت اور ان کے فیض سے کوئی شخص نبی نہیں ہوتا تھا۔ لیکن رسول کریمؐ کی تربیت اور آپ کے فیض سے ایک شخص نبی ہو سکتا ہے۔ پہلے نبیوں کے بعد آنیوالے نبی ان کے خلیفہ تو کہلا سکتے تھے۔ لیکن ان کے امتی نہیں ہوتے تھے۔ لیکن رسول کریمؐ کے بعد کوئی نبی بھی ایسا نہیں آسکتا۔ جو آپ کا امتی نہ ہو۔

خاتم النبیین کے معنی

آپ نے دریافت فرمایا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔ آپ آیت خاتم النبیین کو قرآن کریم کھول کر پڑھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی پہلے اور بعد کی چند آیتیں پڑھیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ان آیات میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ رسول کریمؐ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہوئی۔ اور چونکہ اگلی اور پچھلی آیتوں میں رسول کریمؐ کی فضیلت کا اظہار ہے اس لئے یہاں پر قدرتی طور پر انسان کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ رسول کریم نہیں بلکہ آپؐ کا دشمن ابتر اور نرینہ اولاد سے محروم ہے۔ اگر آپ بھی نرینہ اولاد سے محروم ہی ہیں۔ تو پھر وہ آیت غلط ٹھہرتی ہے۔ اس شبہ کا ازالہ اللہ تعالےٰ نے لکن کے لفظ سے فرمایا ہے۔ اور یہ لفظ ہمیشہ ایسے ہی مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ پہلے کلام سے کوئی ایسی بات پیدا ہوتی ہو۔ جس کی تشریح کی ضرورت ہو۔ اس شبہ کا جواب اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ اور خاتم النبیین کے لفظ سے دیتا ہے۔ پس ان دونو الفاظ کے کوئی ایسے معنی ہونے چاہئیں۔ جن سے اس اعتراض کا دفعیہ ہوتا ہو۔ جو ما کان محمد ابا احد من رجالکم سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اور وہ دفعیہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ یہ دونو جملے ایسے معنی پر دلالت کریں۔ جن سے رسول کریمؐ کی ابوت ثابت ہوتی ہو۔ چنانچہ رسول کے لفظ نے یہ تبلایا ہے۔ کہ جہاں رسول کریمؐ کی ظاہر اولاد کوئی نہیں ہے۔ وہاں اللہ تعالےٰ نے آپ کو باطنی اولاد عطا فرمائی ہے۔ اس کے بعد واؤ کا حرف استعمال کیا ہے۔ جو کہ عطف کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد جو لفظ یا جملہ آئے۔ اس کا وہی حکم ہوتا ہے۔ جو اس سے پہلے لفظ یا جملے کا ہوتا ہے۔ پس خاتم النبیین کے ایسے ہی معنی کرنے چاہئیں۔ جن سے آپ کی نرینہ اولاد ثابت ہوتی ہو۔ اور ان الفاظ کے معانی رسول اللہ کے معنے سے زیادہ اہم شان ہونی چاہیئے۔ اس لئے کہ ترتیب کلام کو مدنظر رکھتے ہوئے جب کسی شخص کا رتبہ بیان کیا جاوے۔ تو بعد میں جو رتبہ بیان کیا جاتا ہے۔ وہ پہلے سے بڑا ہوتا ہے۔ مثلاً یہ کبھی نہ کہینگے۔ فلاں شخص نے ایم۔ اے بھی پاس کیا ہے۔ اور بی۔ اے بھی۔ بلکہ یہ کہیں گے۔ کہ فلاں شخص بی۔ اے بھی پاس ہے۔ اور ایم۔ اے بھی۔ طریق کلام کے مطابق دوسرے الفاظ یعنی خاتم النبیین کے الفاظ رسول اللہ کے الفاظ کی نسبت بڑے درجہ پر دلالت کرنے والے ہونے چاہئیں۔ اور وہ یہی معنی ہیں کہ آپؐ نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی آپؐ کے بعد ایسے انبیا پیدا ہونگے۔ جن کی نبوت کا معیار صرف آپؐ کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ اور آپ کی شریعت کو قائم کرنا ہوگا۔ اگر آپ اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ وہ درجہ جو صرف مردوں کے لئے مخصوص ہے اور عورتیں اس میں شامل نہیں۔ وہ نبوت ہی کا مقام ہے۔ اور اس آیت میں اللہ تعالےٰ یہی بتانا چاہتا ہے۔ کہ رسول کریمؐ کی جسمانی اولاد نرینہ گو نہیں۔ لیکن روحانی اولاد نرینہ ضرور ہوگی۔ اور روحانی اولاد نرینہ درحقیقت انبیاء ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ علم امت میں تو عورتیں اور مرد دونو شامل ہیں تو اس سے خاتم النبیین کے معنی آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نبی تھے

آپ کا دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب نبی تھے۔ اور ان کا درجہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دیگر انبیاء علیہ السلام کے برابر ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے لئے قرآن شریف میں بھی کہیں ذکر ہے۔ اس سوال کا جو درحقیقت تین سوالوں پر مشتمل ہے یہ جواب ہے (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے۔ (ب) آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریمؐ کا شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا تھا۔ دیگر انبیاء علیہ السلام میں سے بہتوں سے آپ بڑے تھے لیکن ہے۔ سب سے بڑے ہوں (ج) آپ کی نبوت کا ذکر قرآن کریم میں متعدد جگہ پر آیا ہے۔ لیکن اسی صورت میں جس طرح کہ پہلے انبیاء کا ذکر پہلی کتب میں ہوا کرتا تھا۔

حضرت مرزا صاحب نئی شریعت نہیں لائے

آپ کا تیسرا سوال یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ تو کیا نئی شریعت لائے تھے۔ کیا اسلام مکمل نہ ہوا تھا۔ جو اور نبی کی ضرورت پڑی۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ مگر کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ اسلام مکمل تھا۔ اور باوجود اس کے نبوت کی ضرورت تھی۔ جیسے کہ تورات یہودیوں کے پاس مکمل تھی لیکن باوجود اس کے حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد یوشع نبی آگئے۔ اور ذکریاؑ اور یحییٰؑ۔ اور سلیمانؑ اور ایسے بہت سے نبی آئے۔ جن کی نسبت مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ کوئی شریعت نہیں لائے۔

کوئی اور نبی آسکتا ہے

آپ کا چوتھا سوال یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کے بعد کوئی اور نبی آئیگا یا آسکتا ہے۔ اگر کوئی اور نبی مبعوث ہو تو احمدی لوگ اس پر ایمان لائیں گے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے بعد نبی آسکتا ہے۔ آئیگا کے متعلق میں قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی آئے گا۔ جب وہ نبی آئے گا۔ اس پر ایمان لانا احمدیوں کے لئے ضروری ہوگا۔

حضرت مرزا صاحب پر ایمان لانا

آپ کا پانچواں سوال یہ ہے کہ احمدی جماعت کا عقیدہ ہے۔ کہ جو غیر احمدی ہیں اور مرزا صاحب پر ایمان نہیں لاتے وہ مسلمان نہیں ہیں اور نہ ان کی نجات ہوگی۔ اس حالت میں اگر کوئی اور نیا نبی آیا اور احمدی جماعت اس پر ایمان نہ لائی۔ تو اس کا کیا حشر ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہمارے عقیدہ کی رو سے ہر مسلمان مرزا صاحب پر ایمان لے آتا ہے۔ ہاں جو مسلمان نہیں ہے وہ ایمان نہیں لاتا۔ حضرت مرزا صاحب لوگوں کو کافر بنانے نہیں بلکہ ان کے اسلام اور کفر کا اظہار کرنے آئے تھے۔ ہمارا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے کہ جو حضرت مرزا صاحب پر ایمان نہیں لاتا۔ اس کی نجات نہیں ہوگی۔ اس عقیدہ کی تردید ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ کرتے رہے اور ہم بھی کرتے ہیں۔ نجات کا تعلق خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے اور اس کے متعلق ہمارا کچھ کہنا خدائی کرنے کے برابر ہے۔ جس پر خدا کی طرف سے حجت پوری ہو چکی اور اس نے نہیں مانا اس کی نجات نہیں ہوگی۔ ہاں جس پر حجت نہیں ہوئی۔ یا اس کو اطلاع نہیں پہنچی یا وہ خدا کے نزدیک معذور تھا۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اگر وہ نجات کا مستحق ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو نجات دیگا۔ اور اگر اس کو دوبارہ موقع دیئے جانے کی ضرورت ہوگی۔ تو

اس کو دوبارہ موقع دیا جائے گا۔ وہ بادشاہ ہے۔ جس طرح چاہے کرے۔ ہم اس کے فضل کو محدود کرنے والے کون ہیں۔ اگر کوئی نیا نبی آئے اور احمدی جماعت میں سے کوئی شخص اس پر ایمان نہ لائے۔ تو اس کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو غیر احمدیوں کا ہو رہا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کو نہ ماننے والے

آپ کا چھٹا سوال یہ ہے۔ کہ جو مسلمان مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ آپ کے خیال میں مسلمان ہیں یا نہیں۔ کیا وہ آپ کے عقیدہ میں جنت کے مستحق ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب نمبر ۵ میں آ چکا ہے۔ جو مسلمان ہے وہ بھلا خدا کی آواز کو کب رد کر سکتا ہے۔ جو شخص خدا کی آواز کا ادب کرتا ہے وہ حضرت مرزا صاحب کو مان لیتا ہے۔ باقی ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک نام ہے اور ہمارا کوئی حق نہیں۔ کہ ہم کسی شخص کو اس کے نام سے محروم کر دیں اور حقیقت کے متعلق تو ہر شخص تسلیم کرے گا۔ کہ خدا کے نزدیک وہی مسلمان ہوگا جو حقیقت میں مسلمان ہوگا۔

باقی رہا آپ کا یہ سوال کہ جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا وہ جنت کا مستحق ہوگا یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جنت کا مستحق تو کوئی انسان بھی نہیں۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں۔ کہ میں بھی جنت کا مستحق نہیں۔ میں بھی جنت میں خدا کے فضل سے ہی جاؤں گا۔ خالق و مالک کے مقابلے میں استحقاق کیسا!؟ ہاں اس نے خود کچھ انعام مقرر کر رکھے ہیں۔ اور ہم ان کے امیدوار ہیں۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک جو بندے بھی اس انعام کے لائق ہونگے۔ ان کو وہ انعام دیدیگا۔

حضرت مرزا صاحب کا مسیح ہونے کا دعویٰ

آپ کا ساتواں سوال یہ ہے۔ کہ جناب مرزا صاحب نے مسیح کا دعویٰ کیا۔ کیا مرزا صاحب کو مسیح بننے میں زیادہ بزرگی معلوم دی۔ کیا حضرت مسیح زیادہ مقبول پیغمبر تھے۔ کیا رتبہ اور مرتبہ میں رسول کریمؐ سے زیادہ تھے۔ اگر ایسا نہیں تو مرزا صاحب نے اور لقب کیوں نہ اختیار کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب اپنے لئے آپ مسیح تو بڑی بات ہے جو شیخ کا لقب بھی اختیار کرتے تو دنیا کے ظالم ترین انسانوں میں سے ہوتے کیا آپ کو یہ معلوم نہیں۔ کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہوا کرتا ہے۔ وہ اپنے طور پر کوئی لقب اختیار نہیں کیا کرتا۔ خدا تعالےٰ اسے جس طرح بلاتا ہے وہ اسی طرح بولتا ہے۔ پس یہ آپ اللہ تعالےٰ سے دریافت کریں۔ کہ اس نے آپ کو مسیح کیوں کہا۔ اور کوئی اور لقب کیوں نہ دیا۔

مثیل مسیح

آپ کا آٹھواں سوال یہ ہے۔ کہ مثیل مسیح ظاہر کرنے سے مرزا صاحب کا خاص مقصد کیا تھا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا اپنے آپ کو مثیل مسیح ظاہر کرنے سے مقصد یہ تھا۔ کہ جو کچھ خدا تعالےٰ نے آپ کو بتایا وہ لوگوں کو بتا دیں۔

وفات عیسیٰ

آپ کا نواں سوال یہ ہے۔ کہ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ اٹھائے گئے یا وفات پا گئے۔ اس سے مسلمانوں کے عقیدے پر کیا اثر پڑتا ہے قرآن شریف میں بہت سے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً معراج کا قصہ ہے۔ بہت سے لوگ معراج کو جسمانی مانتے ہیں۔ اور بہت سے روحانی۔ لیکن اس کا اسلام اور ایمان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جو شخص احمدی ہو جاتا ہے اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے حضرت مسیح کی وفات پر ایمان لائے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ اور مسلمانوں کے عقیدہ پر اس مسئلہ کا یہ اثر پڑتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننے سے شرک لازم آتا ہے۔ اور قرآن کریم کی نصوص صریح کو رد کرنا پڑتا ہے۔ رسول کریمؐ کے بہت سے اقوال اور صحابہ کے اجماع کو رد کرنا پڑتا ہے۔ مسلمانوں کی ترقیات میں اس سے بہت سی روکیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور رسول کریمؐ کی اس میں ہتک ہوتی ہے۔ معراج کا مسئلہ بالکل اور ہے۔ گو ہمارے نزدیک نہ جسمانی ہے نہ روحانی۔ بلکہ روحانی جسمانی۔ جس میں انسان کو ایک روحانی جسم دیا جاتا ہے۔ لیکن جو لوگ رسول کریمؐ کے لئے جسمانی معراج کے قائل ہیں۔ وہ کم از کم اتنا تو تسلیم نہیں کرتے۔ کہ وہ بغیر کھانے اور پینے کے اور انسانی حوائج پورا کرنے کے اب تک چلے جا رہے ہیں۔ اور موت کے حملے سے محفوظ۔ وہ کم سے کم رسول کریمؐ کو چند گھڑی کے بعد واپس تو اتار لاتے ہیں۔ دوسرے ہمارا تو یہ دعویٰ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص آسمان پر جانے کا مستحق ہو سکتا تھا۔ تو وہ رسول کریمؐ ہی تھے۔ پھر جسم کے آسمان پر جانے کے عقیدہ سے رسول کریمؐ کی ہتک ہوتی ہے۔ بلکہ آپ کی نبوت مشکوک ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کفار نے آپ سے سوال کیا تھا۔ کہ اگر آپ سچے نبی ہیں۔ تو آپ آسمان پر جا کر دکھائیں اللہ تعالےٰ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہدو کہ ھل کنت الا بشراً رسولاً۔ اگر ایک بشر ہو کر انسان آسمان پر جا سکتا ہے۔ تو یہ جواب غلط تھا۔ کہ چونکہ میں آدمی ہوں اسلئے میں آسمان پر نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی انسان آسمان پر نہیں جا سکتا۔ تو اس میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جو شخص آسمان پر گیا ہے۔ وہ بشر نہیں۔ بلکہ کچھ اور ہے۔ چونکہ اس عقیدہ کا اثر مسلمانوں کی روحانی۔ علمی اور دینی ترقی پر نہایت خطرناک پڑتا ہے۔ اور چونکہ اس عقیدہ کی وجہ سے لوگ ایک آنے والے مامور پر ایمان لانے سے محروم رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر زور دیا جائے اور درحقیقت وہی شخص حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود مانیگا جو پہلے مسیح کو وفات یافتہ تسلیم کرے گا۔

غیر احمدی امام کے پیچھے نماز

آپ کا دسواں سوال یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنی جماعت کو حکم دیا ہوا ہے کہ وہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حالانکہ نماز ایک ہی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نماز با جماعت خدا تعالےٰ کے حضور میں وفد کی حاضری ہے۔ اور وفد کا لیڈر ہمیشہ اسی شخص کو بنایا جاتا ہے۔ جو کم از کم کسی ظاہری الزام کے نیچے نہ آتا ہو۔ اب جو شخص کہ امام وقت کا منکر ہے۔ اس کو اپنے آگے کھڑا کر کے اللہ تعالےٰ سے کیا کہیں۔ کیا یہ کہیں۔ کہ اے خدا جو تیرے مامور کا منکر ہے۔ اس کو اپنا قائم مقام پیش کرتے ہیں۔ تو ہماری درخواستوں کو قبول کر۔ وفد کا رئیس ہمیشہ ایسے شخص کو چنا جاتا ہے۔ جو درگاہ میں زیادہ مقبول ہو۔ اسی لئے رسول کریمؐ نے فرمایا۔ کہ تمہارا امام وہی ہو جو زیادہ اتقیٰ ہو۔

مسئلہ جہاد

آپ کا گیارھواں سوال یہ ہے۔ کہ آپ نے اعلان کیا ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے جہاد فرض نہیں اور جو آیات اس بارہ میں ہیں نامکمل اور منسوخ ہیں۔ یہ ہم پر اتہام اور افترا ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے ہر زمانہ میں جہاد فرض سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک کوئی گھڑی ایسی نہیں آتی۔ جس میں مسلمانوں پر جہاد فرض نہ ہو۔ ہاں دوسرے مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ جہاد کبھی فرض ہوتا ہے۔ کبھی منسوخ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ سارے مسلمانوں نے اس وقت جہاد چھوڑا ہوا ہے۔ ۷ کروڑ مسلمان ہندوستان میں بستے ہیں۔ وہ کوئی جہاد نہیں کرتے مصری جہاد نہیں کرتے۔ ایرانی۔ افغانی۔ عرب جہاد نہیں کرتے ترک جہاد نہیں کرتے۔ الجزائری۔ چینی۔ جاوی۔ سماٹری غرض سارے مسلمان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں کوئی جہاد نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ جہاد ہر وقت فرض نہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک جہاد ہر وقت فرض ہے۔ کبھی تلوار کا جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ کبھی مال اور وقت کا جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ جس وقت تلوار سے کوئی شخص اسلام کو مٹاتا ہے اور کسی شخص کو اس وجہ سے قتل کرے۔ کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرے تو اس وقت تلوار کا جہاد ضروری ہوتا ہے۔ اور جس وقت علمی اور مالی طور پر لوگ اسلام پر حملہ آور ہوتے ہوں علم اور مال اور وقت خرچ کر کے ان کا مقابلہ ضروری ہوتا ہے۔ اس وقت چونکہ تلوار کے ساتھ کوئی شخص اسلام کو چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتا۔ اور علم اور مال اور عقل کے ساتھ لوگ اسلام پر حملہ آور ہیں۔ اس لئے اس جہاد کو ہم نے بڑے زور شور سے شروع کیا ہوا ہے۔ لیکن افسوس دوسرے مسلمان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ جو لوگ اس جہاد میں شامل نہیں ہوتے۔ انہوں نے تلوار کا جہاد کیا کرنا ہے۔ جو لوگ تھوڑا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ وہ زیادہ کیا اٹھائینگے اگر تلوار کے جہاد کا وقت آیا۔ تو اس وقت بھی ہم ہی آگے ہونگے۔ اور یہ لوگ مخلفین کی طرح [illegible]

ان آنکھوں نے کیا کیا دیکھا

سینٹ پال کے منبر پر ڈاکٹر واعظ

انگلستان کی مذہبی دنیا آج کل ایک عجیب انقلاب میں سے گذر رہی ہے۔ کہیں ان اسباب اور وجوہ پر بحث ہو رہی ہے کہ گرجوں کی غیر آبادی کیوں بڑھ رہی ہے۔ کہیں کتاب نماز کی ترمیم کی کمیٹی پر لے دے ہو رہی ہے۔ کبھی گلسنے کے ذریعہ مذہب کی روح کو قائم رکھنے کا فکر کیا جا رہا ہے اور کبھی کسی طرح یہ تجویز بھی ہو چکی ہے کہ آئندہ سینٹ پال کے منبر پر سے (جہاں سے آج تک انجیل کی بشارت دی جاتی رہی ہے) لوگوں کو طبی تعلیم دی جایا کرے۔ چنانچہ اکتوبر کے کسی اتوار سے اس جدید طریقہ عبادت کا آغاز ہو گا۔ میں اس کو جدید عبادت اس لئے کہتا ہوں۔ کہ اتوار کا دن خصوصیت سے سبت منانے اور عبادت کے لئے مقرر ہے۔ اور جہاں پہلے انجیل سنائی جایا کرتی تھی اب ڈاکٹر صاحبان میں سے کوئی قابل آدمی منتخب ہو کر مقررہ دن پر حفظ صحت اور طبی ضروریات پر تقریر کریگا۔ اور اس طرح پر غالباً کچھ عرصہ کے بعد یہ پانچویں انجیل مرتب ہو جائیگی ؎

کچھ شک نہیں۔ کہ عبادت کے لئے صحت ضروری چیز ہے اور تمام دینی اور دنیاوی امور کا سر انجام خوبی صحت پر موقوف ہے اس لئے ڈین انگ کی یہ تجویز کسی صورت میں غیر مستحسن نہیں ہو گی بلکہ مسیحیت کے نقطہ خیال سے یہ یسوعیت کے عقائد تسلیم کرانے کی بجائے بہتر ہو گی۔ لیکن ایک خطرہ بھی ہے۔ کہ جب لوگ دیکھیں گے اور سنیں گے۔ کہ ڈاکٹر صاحبان بیماری کی حالت میں خود دوا استعمال کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر سر میں درد ہو تو کسی کھانے یا لگانے کی دوا سے آرام ہو گا۔ یہ نہیں کہ کوئی عزیز رشتہ دار اگر اپنے سر میں پتھر مار لے۔ تو درد سر اچھا ہو جائے۔ تو اتوار کی عبادت میں شریک ہونیوالوں کو ایک مرتبہ تو حیرت ہو گی کہ پھر کفارہ کی غلط تعلیم میں کیا کلام رہ گیا۔ جو سر درد کی صورت میں پتھر مارنے کی قائم مقام ہے۔ خیر ڈاکٹر صاحبان کفارہ کی حقیقت گفتہ آید در حدیث دیگراں کے موافق کھول کر کہدیں گے۔ اور سینٹ پال کے گرجہ میں اس کا آغاز سینٹ پال کے گرجہ کے تنزل کی دلیل ہو گا۔ اور یہ دعائے محمود کا کرشمہ۔ فیہ آیات للسائلین

لنڈن میں شراب نوشی کے خلاف جہاد

ان لوگوں کے لئے یہ معلوم کرنا یقیناً دلچسپی کا موجب ہو گا۔ جو کہا کرتے ہیں کہ شرابی لنڈن میں اسلام کیونکر پھیل سکتا ہے۔ میں نے ان کو برمحل جواب دیا ہے۔ اور وہ چھپ چکا ہے لیکن کیا یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ نہیں۔ کہ شرابی لنڈن اب ترکِ مے کی طرف آرہا ہے۔ اگرچہ لنڈن کے عجائبات میں سے یہ بات بھی ہے۔ کہ ہائیڈ پارک میں جو تقریریں ہوتی ہیں۔ ان میں ایک مستقل پلیٹ فارم شراب کی تائید میں قائم ہے۔ جہاں سے شراب کی ضرورت اور اس کی خوبیوں پر دھواں دھار تقریریں اور مباحثے ہوا کرتے ہیں۔ اور وہ نظارہ بھی نہایت ہی دلچسپ ہوتا ہے۔ جبکہ مخالف و موافق خیالات پر طبع آزمائیاں ہوتی ہیں۔ باوجود اس جدوجہد کے یہ کوشش ایک حد تک کامیاب ہو رہی ہے۔ جو شراب نوشی کے خلاف عملی صورت میں جاری ہے۔ ۱۸۸۲ لائسنس شراب خانوں کے کم ہو گئے ہیں۔ اور یہ تعداد صرف لنڈن کونسل کی ہے۔ ان شراب خانوں کے بند کرنے میں لنڈن کونٹی کونسل کو ۱۲۷۵ کے لئے قریباً معاوضہ دینا پڑا۔ ان بند ہونیوالے شراب خانوں میں بعض نہایت مشہور تھے۔ منجملہ ان کے ایک کا نام شکسپیر تھا۔ اس سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے۔ کہ قدرت کس طرح پر ان لوگوں کو تیار کر رہی ہے۔ اور کس طرح پر خود ان میں سے نوشی کے خلاف جنگ شروع ہے۔ اس میں شک نہیں۔ یہ کام آسان نہیں۔ لیکن اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے۔ میں ان تحریکوں کو اسلام کے لنڈن میں مستقبل کے لئے نیک اور مبارک فال سمجھتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جب یہاں احمدی مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت پیدا کر دیگا۔ تو اس وقت انہیں لنڈن کو شراب کی نجاست سے بچانے کے لئے بھی بہت سے موقع میسر آجائینگے۔ ہماری ہمتیں اس قسم کی مشکلات کو دیکھ کر کم نہیں ہونی چاہیئیں بلکہ بڑھنی چاہیئیں۔ اور پہلے سے زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ خود انسانی فطرت اور اس کے وجود میں یہ نظارہ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں۔ کہ جب کوئی بڑی مشکل اور مہم ہوتی ہے۔ تو اس کی کام کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے پس جب ہم اپنے تبلیغی راستہ میں مشکلات پائیں۔ تو ہمیں پہلے سے زیادہ جرأت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور خصوصاً ہماری امید جبکہ وسیع ہو۔ اور مخالف نہیں بلکہ موافق ہوا چل رہی ہو۔ میں نے اپنی کسی پہلی چٹھی میں معاشرتی امور کے متعلق جو جدید حالات پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا ذکر کیا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں شراب نوشی کے خلاف یہ جدوجہد ہماری معین ہے۔ کیونکہ ہمارا کام اس حصہ میں کم رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود غیب سے سامان پیدا کر رہا ہے۔ اگر ہم نے غفلت کی تو یاد رکھو کہ پھر کوئی اور قوم کھڑی ہو جائیگی۔ جو تمہارا کام کرے۔ کیا تم کبھی یہ خواہش کر سکتے ہو؟ خدا کرے ہمارے ہی ہاتھ پر ساری دنیا فتح ہو۔ میں تو اولوالعزم کا غلام ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ میرے ہی ہاتھ پر فتح ہو جائے ہر ایک اسی آرزو سے اٹھ کھڑا ہو۔ خدا آپ کے ساتھ ہو ؎

عیسویت کی اشاعت و تبلیغ بذریعہ سینما

یہاں گرجوں میں جانیوالوں کی تعداد میں نسبتاً کمی ہو چکی ہے۔ گو لوگوں میں قومی حیثیت سے مذہب کا احترام باقی ہے۔ خود وہ اس کے قائل نہ ہوں۔ کسی گرجا کی تعمیر مشن کی ضروریات کے لئے اپیل ہو۔ روپیہ فوراً جمع ہو جائے گا۔ مذہب کی بحث ہو تو لوگ انکار کرینگے۔ تبلیغ کے لئے مختلف صورتیں اختیار کی جا چکی ہیں۔ اب ایک جدید پہلو یہاں کے ایک اخبار میتھوڈسٹ ٹائمز نے جاری کیا ہے۔ یعنی اس کی تحریک پر لوگوں نے فنڈ مہیا کر دیا ہے۔ وہ کھلی ہوا کے سینما کے ذریعہ پرچار ہے۔ ایک بڑی موٹر لاری پر ایک سینما لگا دیا جاتا ہے۔ اور موٹر کے ڈائنمو سے کام لیکر اسے دکھایا جاتا ہے۔ کسی کھلی سڑک کے پہلو میں اسے کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ اور مذہبی تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔ سینما کی عام فلمیں (جو عشقیہ بھی ہیں) بھی دکھائی جاتی ہیں۔ مختلف ممالک میں عیسائی مشنوں کا کام دکھلانے کیلئے جو لوگ تصاویر کے شوق میں بہت بڑی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور تھوڑے تھوڑے وقفہ سے پادری صاحب مختلف مضامین مذہب پر تقریریں کرتے رہتے ہیں۔ جب تقریر کا وقت آتا ہے۔ تو لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ قریباً دس فی صدی بمشکل کھڑے رہتے ہیں۔ میں نے مختلف مقامات پر اس گاڑی کو پھرتے دیکھا۔ اور اس پر غور کیا۔ اور پادری صاحب جو تقریریں کرتے ہیں ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس گفتگو سے ہمارے دوستوں کو بھی فائدہ ہو گا ؎

عرفانی:۔ (پادری صاحب) آپ مجھے معاف کریں۔ میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں ؎

پادری صاحب:۔ ٹھیک ہے۔ آپ پوچھئے۔

عرفانی:۔ کیا آپ نے یہ سوچا ہے۔ کہ سینما کے ذریعہ جو پرچار آپ کرتے ہیں۔ ایک لمبی دوڑ میں یہ عیسائیت کی تبلیغ پر برا اثر پیدا کریگا ؎

پادری صاحب:۔ میں نے اس پر غور نہیں کیا۔ اور ضرورت بھی نہیں۔ لوگ اس طرح پر خدا کا کلام سنتے ہیں ؎

عرفانی۔ مگر وہ خدا کا کلام سننے کو نہیں آتے۔ تصاویر دیکھنے آتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب آپ تقریر کرنے لگتے ہیں۔ تو ۹۰ فی صدی سے زیادہ چلے جاتے ہیں اس سے ظاہر ہے۔ کہ تصاویر بعض ایک نشہ ہے۔ اور لوگ اس طرح جمع ہو کر سن بھی لیں تو حقیقت ان میں پیدا نہ ہو گی۔ بلکہ اصل شوق کو اس سے نقصان پہنچے گا۔ آپ مضائقہ نہ کرینگے۔ اگر میں مثال سے واضح کروں

پادری صاحب:۔ ہاں ہاں۔

عرفانی:۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ بعض اوقات مائیں بچوں کو افیم دیتی ہیں۔ اور پھر رفتہ رفتہ ان کو عادت ہو جاتی ہے۔ اور اس کا نقصان ظاہر ہے۔ یہی حالت سینما کے ذریعہ عیسائیت کا وعظ سننے والوں کی ہو گی ؎

پادری صاحب:۔ آپ کا خیال گہرا معلوم ہوتا ہے۔ اور

مجھے آپ نے چوکنا کر دیا ہے۔ میں اس پر سنجیدگی سے غور کروں گا۔ اور اپنے دوستوں سے ذکر کروں گا *

مجھے اس سوال پر زیادہ سوچنے کی ضرورت نہ تھی۔ میں اس گرتی ہوئی عیسویت کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہ مرض (اگر مجھے اس کہنے میں معاف کیا جائے) ایک رنگ میں ہم میں بھی پھیلتا جاتا ہے۔ میں مولانا نیر صاحب کی مساعی اور ان کی مخلصانہ خدمات کو نہایت عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور انہوں نے جماعت کو سلسلہ کے تبلیغی کاموں سے واقف کرنے کے لئے ایک علمی ایجاد سے کام لیا ہے۔ یہ موثر بھی ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ بغیر اشد ضرورتوں کے اس کو تماشہ کے طور پر جاری رکھنا شاید درست نہیں ہے۔ اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضرورتاً تصویر کھچوائی۔ اس پر مخالف الرائے ملانوں نے بہت شور مچایا۔ اور اعتراض کئے۔ ایک شخص نے بمبئی میں آپ کی تصویر کے کارڈ چھپوا لئے۔ اور انکی اشاعت چاہی۔ آپ نے اس سے منع فرما دیا۔ میں موجودہ علمی ایجادات سے کام لینا بطور تحریک کے ضروری سمجھتا ہوں۔ اور کسی شرعی نقطہ خیال سے اس پر بحث نہیں کرتا نہ اپنا حق سمجھتا ہوں۔ ہاں ایک احمدی کی حیثیت سے اور اثرات کو مد نظر رکھ کر اپنی رائے کے ظاہر کر دینے کا مجاز ہوں *

بہرحال جہاں میں اس امر کے حق میں ہوں کہ سلسلہ کی تبلیغی شاندار خدمات کو تصاویر کے ذریعہ ناواقفوں پر واضح کیا جائے وہاں میں خود احمدی جماعت میں اس رواج کو بہت ترقی دینے کے حق میں نہیں ہوں *

عرفانی از لنڈن *

امریکہ میں تبلیغ اسلام

انڈیاناپلس میں دورہ

شکاگو چھوڑے ہوئے مجھے آج تین ہفتے ہو گئے۔ جن میں سے ۱۲ دن انڈیاناپلس ٹھہرا۔ اصل وجہ انڈیاناپلس ٹھہرنے کی پادریوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کی اور شیخ کرم الہی صاحب امام جماعت احمدیہ انڈیاناپلس کے نکاح پڑھانے کی تھی۔ نکاح کی تقریب پر بعض پادری بھی شامل ہوئے۔ کیونکہ وہ دیکھنا چاہتے تھے۔ کہ اسلامی نکاح کیسے ہوتا ہے۔ میں نے موقع کو غنیمت خیال کرتے ہوئے نکاح کے خطبہ میں علاوہ اسلام میں مرد و عورت کے حقوق بیان کرنے کے "عیسائیت میں عورت کی پوزیشن" پر بھی بہت کچھ کہہ کر دونو مذاہب کے مسائل حقوق نسواں کا مقابلہ کر کے دکھلایا۔ تا کہ پادریوں کے کان کھل جائیں۔ اور انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ اسلام میں عورت کی وہ پوزیشن نہیں۔ جو ڈاکٹر زویمر اور مشنری عیسائی بیان کرتے ہیں۔ خطبے کے بعد میں نے سامعین کو اجازت دی کہ کوئی سوال کریں۔ مگر کسی نے مذہب کے متعلق سوال نہ کیا۔ اور ہندوستان کی سیاسی و تمدنی حالت پر کافی سے زیادہ سوال پوچھے گئے۔ اور جو مجھے معلوم تھا۔ انہیں بتایا *

انڈیاناپلس ریکارڈ کے ایڈیٹر کی معرفت بعض پادریوں نے بحث کرنے کا چیلنج منظور کیا۔ اور وقت و مقام مقرر ہو گیا اور یہ قرار پایا۔ کہ مباحثہ تقریری ہو۔ میں دل میں از حد خوش تھا۔ کیونکہ مجھے عیسائیت کی حقیقت خوب معلوم تھی۔ اور مجھے یہ بھی معلوم تھا۔ کہ "خدا کے اکلوتے بیٹے" کو آسمان سے اتار کر زمین میں کیسے دفن کیا جاتا ہے۔ اور سب سے زیادہ مجھے اس کی خوشی تھی۔ کہ لوگوں پر اسلام کی خوبیاں اور عیسائیت کی کمزوریاں عیاں ہو جائینگی۔ لیکن دو دن قبل از وقت عیسائی صاحبان کا نمایندہ ہمارے پاس پیغام لایا۔ کہ مباحثہ ملتوی کیا گیا۔ جس کے لئے ایک نامعقول عذر بیان کیا۔ ان کی اس ناشائستہ حرکت سے میں اور دیگر نومسلم بہت مایوس ہوئے۔ مگر بہرحال لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا۔ کہ عیسائی لوگ مسلمانوں سے بحث کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اور خدا نے چاہا۔ تو عمدہ نتائج نکلیں گے *

دو ڈالر میں جنت

میرا قاعدہ ہے۔ کہ میں اکثر اتوار کے دن شام کو کسی نہ کسی گرجا میں لوگوں سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے ضرور چلا جاتا ہوں۔ میں اسوقت شہر سنسناٹی میں ہوں۔ اور گذشتہ ہفتہ ایک چرچ میں چلا گیا۔ اور وہاں کے پادری صاحب نے اپنے خطبہ میں اس بات پر بہت زور دیا۔ کہ یسوع کی بادشاہت اب عنقریب آنے والی ہے۔ کیونکہ سب نشانات و پیشگوئیاں جو اس کی آمد ثانی کے متعلق تھیں۔ پوری ہو چکی ہیں۔ خطبہ کے اختتام پر چندہ کے لئے اپیل کی۔ کہ آج کل گرجا میں ایک سو ڈالر ماہوار سے زائد کا خرچ ہوتا ہے۔ اور جو ممبر نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اٹھ کر میرے میز پر دو دو ڈالر چندہ رکھ دیں۔ ورنہ تمہاری نجات ناممکن ہے۔ گویا اس گرجا میں جنت نیلام ہو رہا تھا اور اس کی قیمت صرف دو دو ڈالر پڑی۔ بہت ارزاں قیمت ہے۔

ان کی دعا کے ختم ہونے پر میں نے پادری صاحب سے ملاقات کی۔ اور اس سے چند سوالات کا حل چاہا۔ جس پر اس نے اپنے گھر لیجانے کی خواہش کی۔ مگر میرے پاس چونکہ زیادہ وقت نہ تھا۔ اس لئے مجبوری ظاہر کر کے وداع ہوا۔

مجھے یہاں ٹھیرے ہوئے آج سات دن ہو گئے ہیں۔ اور میں اس فکر میں ہوں۔ کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ ایک جماعت قائم کر دے۔ تا وہ زندہ ہستی کی عبادت کریں۔ کئی لوگ دل سے تو اسلامی عقائد کے گرویدہ ہیں۔ مگر زبان سے اقرار کر کے داخل اسلام ہونے میں پس و پیش کر رہے ہیں تاہم مگر مجھے یقین کامل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام ان کے دلوں کو مسخر کر لیگا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔ کیونکہ ہماری دینی و دنیاوی ترقی اسلام کی ترقی پر منحصر ہے۔ جب تک اسلام دنیا میں غالب نہ ہو گا۔ اسوقت تک ہم ذلیل و رسوا رہینگے۔ بعض انگریزی خواندہ نوجوان اسلامی حکومتوں اور اسلامی رعب کے تنزل کی وجہ اسلامی تعلیم کی سختی و اسلامی احکام کو قرار دیتے ہیں۔ مگر اصل وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ ان کے نزدیک اسلام وہی ہے جو کہ چودھویں صدی کے مولویوں کی زبان سے سُنا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ آج اسلامی سلطنتیں و اسلامی رعب اس لئے جا رہا ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ اگر آج مسلمان مسلمان ہو کر اشاعت اسلام کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیں۔ تو پھر دیکھیں کہ دینی و دنیاوی کامیابی کس طرح ان کے ہمرکاب ہوتی ہے۔

محمد یوسف خان از سنسناٹی (امریکہ)

نمائندگان مجلس مشاورت و دیگر عہدہ داران توجہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ زبردست اور دل ہلا دینے والی تقریر جس میں حضور نے سلسلہ کی مالی مشکلات کا ذکر فرماتے ہوئے جماعت کو قربانی کرنے کی تحریک کی۔ تمام نمائندگان مجلس مشاورت نے سنی۔ اور اس سے متاثر ہو کر ایک بڑے حصہ نے مجلس کے نمائندگان اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے روبرو یہ تحریری اقرار کیا۔ کہ وہ اپنی جماعتوں میں جا کر پوری تن دہی اور محنت سے بقایوں کی وصولی میں لگ جائینگے اور تین ماہ کے اندر اندر تمام بقایا جات کا کم از کم ½ حصہ ضرور داخل خزانہ کر دینگے۔

اب میں ان تمام وعدہ کنندگان کی خدمت میں خصوصاً اور تمام عہدیداران و افراد جماعت احمدیہ سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کام کو ابھی سے پوری کوشش کے ساتھ شروع کر دیں۔

ہمارا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۲۷ء کو ختم ہوتا ہے۔ لیکن ۱۰ مئی تک جو آمد ہو گی۔ وہ اس سال میں شمار کی جائے گی۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس بات کی پوری کوشش کریں۔ کہ ہر قسم کے بقایے ۱۰ مئی سے پہلے پہلے مرکز میں پہنچ جائیں۔ جن دوستوں کے ذمہ بقایا ہیں۔ ان کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ کہ وہ انکی ادائیگی کا انتظام ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے کر دیں تا یہ رقوم آسانی سے آخری تاریخ یعنی ۱۰ مئی تک داخل خزانہ ہو سکیں *

اس کام کے لئے اگر مرکز سے کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو۔ تو اسکی اطلاع فوراً مجھے کر دی جائے۔ تاکہ بوقت ضرورت یہاں سے بھی خطوط یا آدمی بھیجے جائیں۔ حتی الوسع یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کام کو آپ خود ہی [illegible] ناظر بیت المال قادیان *

احمدیہ سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

موضع گھٹیالیاں میں چند سال سے احمدیہ مڈل سکول قائم ہے۔ ابتدا میں مدرسہ کی کوئی اپنی عمارت نہ تھی۔ کبھی مسجد اور کبھی گلیوں اور کبھی درختوں کے سایہ کے نیچے سکول لگایا جاتا تھا بارش کے موقعہ پر بہت تکلیف ہوتی تھی۔ بسا اوقات سکول بند ہی کرنا پڑتا تھا۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اور اس علاقہ کے غریب لوگوں کی سعی سے ایک شاندار پختہ عمارت بن گئی ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے چند سال سے تعلیمی حالت بھی ایسی عمدہ ہے۔ کہ افسران معاینہ نہایت ہی خوش و خرم جاتے ہیں۔ چنانچہ ۲۲ر فروری ۱۹۲۷ء کو جناب شیخ محمد نواز صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نے بمعیت مولوی عبدالرحمن صاحب اے۔ ڈی۔ آئی اور قریشی غلام محمد صاحب اے۔ ڈی۔ آئی سالانہ معائنہ کیا۔

جناب ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب نے جماعت پنجم اور جماعت ہشتم کی انگریزی تعلیم کا بذات خود امتحان لیا۔ ہر دو جماعت کے طلباء نے سوالات کے نہایت برجستہ جوابات دیئے۔ ان کی ہمراہی میں اس علاقہ کے ایک انگریز پادری صاحب بھی تھے۔ انسپکٹر صاحب نے ایک لڑکے کی کاپی لے کر انہیں دکھلائی۔ کہ جماعت پنجم کے طالب علم کا خط ہے۔ پادری صاحب نے بھی اسے بہت ہی تحسین کی نظر سے دیکھا۔ جماعت ہشتم نے بھی انگریزی امتحان میں سوالات کے خوب جواب دیئے۔ قریشی صاحب نے ورزش جسمانی بھی ملاحظہ فرمائی۔ معائنہ کے بعد جناب ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مولوی مطیع الرحمن صاحب بی اے بنگالی نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں سال گذشتہ کی مختلف قسم کی سرگرمیوں کا ذکر تھا۔ چند ایک کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) پلے فار آل Play for all
(۲) ماس ڈرل Mass Drill
(۳) مدرسہ اور گرد و نواح میں اصولِ حفظانِ صحت کی تبلیغ۔ اس ضمن میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے بارہ لیکچروں کے علاوہ ڈاکٹر چوہدری محمد شاہ نواز صاحب کی تقریر اور جناب ہیلتھ آفیسر کی تشریف آوری کا ذکر بھی فرمایا۔
(۴) سکول لائبریری جس میں امسال ۳۰۰ کتب کی ایزادی کی گئی۔ کلاس لائبریری سسٹم کا بننا۔
(۵) دیہاتی لائبریری کا قیام۔
(۶) ریڈ کراس سوسائٹی کا قیام۔
(۷) پوسٹ آفس کا اجراء۔
(۸) سکول کے صحن میں ایک خوبصورت باغیچہ کا لگایا جانا۔
(۹) لٹریری کلب۔
(۱۰) جمناسٹک وغیرہ۔

جوابی تقریر میں جناب ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ مدرسہ کی ان سرگرمیوں کو دیکھ کر میں از حد خوش ہوا ہوں۔ تعلیمی لحاظ سے سکول نے بہت ترقی کی ہے۔ پانچویں اور آٹھویں جماعتوں کا امتحان میں نے خود لیا ہے۔ باقی مضامین کا امتحان قریشی صاحب نے۔ وہ بھی تعلیمی حالت اچھی بتاتے ہیں۔ اور میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں۔ کہ انگریزی میں جو کہ ایک اہم مضمون ہے تمام ضلع بھر میں اس سکول کی آٹھویں جماعت کے برابر کوئی اور جماعت نہیں دیکھی۔ اور بڑی خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ یہ سکول باوجود شہروں سے دُور ہونے کے خالص دیہاتی علاقہ میں ایسے قابل لڑکے تیار کرتا ہے۔ میں اس مدرسہ کی منظوری اور ایڈ کے لئے افسرانِ بالا کی خدمت میں سفارش کر چکا ہوں۔

بالآخر میں سکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے سٹاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کامیابی کا سہرا ان کے سر پر ہے جماعت ہشتم کی انگریزی جناب مولوی مطیع الرحمن صاحب بی۔ اے بنگالی (ہیڈ ماسٹر) پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ اور دیگر اساتذہ بھی نہایت قابل ہیں۔ اور اعتبار سے خدمت دین کرنے والے ہیں۔ خداوند کریم ان کی محنتوں میں برکت ڈالے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے میں بزرگان سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں نہایت ادب سے ملتمس ہوں کہ وہ دردِ دل سے۔ اس سکول اور اس سٹاف اور دیگر متعلقین مدرسہ کی کامیابی اور ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ مولا کریم اس مدرسہ سے خدام دین کی جماعت پیدا کرے۔ آمین

(خاکسار نذیر حسین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

حصہ وصیت میں اضافہ

(۱) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن گوڑگاؤں لکھتے ہیں:۔ اخبار الفضل ۱۹ اپریل میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے ایک نوٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی سلسلہ کی مالی حالت بہت نازک ہے۔ اس لئے میں اب اپنی آمدنی کا ۱/۵ حصہ کی بجائے ۱/۳ حصہ بعد وصیت (حصہ آمد) ادا کرتا رہوں گا (یہ) صاحب ناظر صاحب بیت المال کو لکھتے ہیں۔ کہ علاوہ ۱/۳ حصہ آمدنی دینے کے ۳ ماہ لگاتار ۵ ماہوار کے حساب سے بھیجتا رہوں گا۔

(۲) محمد یوسف صاحب لاہور ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۵ حصہ دینے کے لئے لکھتے ہیں۔

(۳) والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز لکھتی ہیں۔ بجائے ۱/۵ حصہ جائداد دینے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

(۴) ڈاکٹر احمد الدین صاحب وڈالہ بانگر ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۸ حصہ دینے کے لئے لکھتے ہیں۔

(۵) ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن قادیان ۱/۶ حصہ کی بجائے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔

(۶) شیخ محمد سلطان صاحب سوداگر چرم لودھراں ضلع ملتان ۱/۸ حصہ وصیت کے لئے لکھتے ہیں۔

(۷) شیخ احسان علی صاحب شفاخانہ نور قادیان ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۸ حصہ کی وصیت لکھتے ہیں۔

(۸) اہلیہ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۶ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔

(۹) مولوی غلام نبی صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس اٹک ضلع کیمل پور ۱۹۲۷ء سے ۱/۸ حصہ ماہوار آمد دینے کے لئے لکھتے ہیں۔

(۱۰) مرزا غلام رسول صاحب ریڈر عدالت پشاور ۱/۴ حصہ کی بجائے اشاعت اسلام کی اغراض کے واسطے ۱/۳ حصہ ماہوار آمد کا دیا کروں گا۔

(۱۱) منشی علی محمد صاحب مسلم مدرس ہائی سکول ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۸ حصہ ماہوار آمد کا دینگے۔

(۱۲) ڈاکٹر فتح دین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن پشاور آمدنی کا ۱/۶ حصہ اور جائداد کے ۱/۶ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔

(۱۳) منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت فیروزپور ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔

(۱۴) ڈاکٹر محمد شاہ نواز خاں صاحب ۱/۱۰ حصہ آمدنی کی بجائے ۱/۸ حصہ آمدنی کا دینگے۔

(۱۵) منشی محمد صالح صاحب قصور ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔

(۱۶) ممتاز بیگم صاحبہ راہوں ضلع جالندھر نے ۱/۳ حصہ کی وصیت بھیجی ہے۔

(۱۷) سیدہ سارہ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنۃ اماء اللہ زوجہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اپنی جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بھیجتی ہیں۔

(۱۸) بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور اپنی آمدنی اور جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔

(۱۹) چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج ترنتارن علاوہ حصہ جائداد کے اپنی آمدنی کا بھی ماہوار دسواں حصہ ادا کرینگے۔ موجودہ آمدنی ساڑھے ۳۸۰ روپیہ ماہوار ہے۔

(۲۰) مولوی محمد عبدالعزیز صاحب بھینی والے لکھتے ہیں۔ علاوہ جائداد کے اپنی آمدنی کا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔

محمد سرور شاہ سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان

پنجاب میں زراعتی ترقی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

محکمہ زراعت پنجاب کی رپورٹ مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۶ء مختلف شعبہ ہائے زراعت میں ایک مسلسل ترقی کی سبق آموز روئداد پر مشتمل ہے۔ اور دراصل یہ امر اس لحاظ سے موجب اطمینان ہے۔ کہ صوبہ ہذا کی آبادی کا انحصار زیادہ تر زراعت پر ہے۔ ترقی زراعت کا موثر ترین ذریعہ یہ ہے۔ کہ کاشتکاری کے جدید ترین طریقوں کو مقبول بنایا جائے۔ اس ضمن میں لائل پور کے زراعتی کالج کی سرگرمیاں خاص مسرت کا موجب ہیں۔ کالج ہذا میں داخلہ کا مقابلہ تیز ہو رہا ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ زراعت کے سائنٹفک طریقوں کے فوائد بار آور ہو رہے ہیں۔ کالج مذکور میں داخل ہونے والے امیدواروں کی قابلیت کا معیار نمایاں طور پر بلند ہو گیا ہے۔ یہ تجویز ہے۔ کہ بہترین قسم کے طلباء حاصل کرنے کی غرض سے اس معیار کو اور بھی بلند کر دیا جائے۔ محکمہ زراعت کا حلقہ اثر وسیع ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے زمیندار اس امر کے متمنی ہیں۔ کہ ماہرین زراعت کے مشورہ سے مستفید ہوں۔ ان اسباب کی بنا پر یہ امر یقینی ہے کہ زراعتی کالج لائل پور کے تربیت یافتہ طلباء کی مانگ بڑھ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ زمینداروں کو حقیقی امداد اسی صورت میں دی جا سکتی ہے۔ کہ طالب علم زراعتی کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ کے لئے خود کاشتکاری میں عملی تجربہ حاصل کریں۔ اس لحاظ سے یہ معلوم کرنا خالی از مسرت نہ ہو گا۔ کہ صاحب ڈائرکٹر زراعت سب کمیٹی کی اس سفارش کے حق میں ہیں۔ کہ کالج مذکور کے گریجوایٹوں کو مزید تجربہ حاصل کرنے کے لئے سرکاری زمینوں پر خود کاشتکاری کرنے کا موقع دیا جائے۔ کالج مذکور میں ورنیکلر مڈل سکولوں کے معلمین فن زراعت میں تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ سکولوں میں مضمون زراعت مقبول ہو رہا ہے۔ لہذا یہ مناسب ہے۔ کہ زراعتی تعلیم کے لئے معلموں کو خاص طور پر تیار کیا جائے۔ یہ امر موجب تسلی ہے۔ کہ مدرس اپنے فرائض بوجوہ احسن ادا کر رہے ہیں۔ لائل پور کے زراعتی کالج کے ساتھ ایک ڈیری بھی ملحق ہے۔ جہاں سال زیر رپورٹ میں دودھ کی پیداوار سنین ماسبق سے بڑھ گئی۔ اوسطاً ایک گائے نے ۹٫۸ پونڈ روزانہ دودھ دیا ہے۔

فصل کپاس فصل کپاس کی پیداوار بہ حیثیت مجموعی خاصی رہی۔ فصل کپاس کے رقبہ زیر کاشت میں گذشتہ سال سے اضافہ ہوا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گذشتہ چند سال سے کپاس نہایت نفع آور فصل رہی ہے۔ زمیندار قدرتاً اس کے منافع میں شریک ہونے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن کپاس کا نرخ اپنی انتہائی گرانی کے بعد گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے زمینداروں کو یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ کپاس کا نرخ دنیا کی منڈیوں کے زیر اثر گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ یہ ضروری تھا۔ کہ چند سال کی گرم بازاری کے بعد کساد بازاری رونما ہوتی نرخ اجناس کے یہ تغیرات خالی از فائدہ نہیں۔ ان سے ہمارے زمینداروں کو یہ سبق ملتا ہے۔ کہ ہمیں زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح یہاں بھی اعتدال کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

امریکن کپاس رپورٹ مذکور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض زمیندار امریکن کپاس میں دیسی کپاس ملا دیتے ہیں۔ تاکہ امریکن کپاس سے زیادہ نفع حاصل کر سکیں۔ لیکن وہ دراصل افسوسناک غلطی میں مبتلا ہیں۔ اس قسم کی قبیح کارروائیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ولایتی منڈیوں میں ہندوستان کی کپاس گھٹیا درجہ کی متصور ہونے لگتی ہے۔ زمینداروں کو فائدہ ہونے کی بجائے الٹا نقصان پہنچتا ہے۔ صاحب ڈائرکٹر محکمہ زراعت اس بارہ میں زبردست انتباہ فرماتے ہیں۔ وہ تاکید کرتے ہیں کہ زمینداروں کو اس ضرر رساں عادت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر زمینداروں نے امریکن کپاس میں آمیزش کرنے کا عمل جاری رکھا۔ تو اس سے امریکن کپاس کی ترقی کو سخت نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ آمیزش سے اس کی نفع آور حیثیت کم ہو جائیگی۔ آمیزش کے نتائج اور بھی افسوسناک ہونگے۔ جب یہ دیکھا جائے کہ اس وقت تک کپاس کی تمام قسموں میں امریکن ہی سب سے کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اور اسی میں آمیزش شروع ہو گئی ہے۔

معاونین جرائد سلسلہ

مصباح

خواتین کے اخبار کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ درکار ہے۔ ابھی اس کے خریدار بہت کم ہیں۔ شیخ مولا بخش صاحب (پرانی تحصیل) لاہور نے اپنی لڑکی فاطمہ خاتون مرحومہ کی یادگار میں ایک سال کے لئے کسی غریب بہن کے نام مصباح جاری کرایا ہے۔ ایصال ثواب کا یہ طریق نہایت عمدہ و قابل تقلید ہے۔

سن رائز

حضرت خلیفۃ المسیح نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان کو توجہ دلائی۔ کہ سن رائز کے خریدار غیر احمدیوں سے پیدا کرنے کی کوشش بدرجہ اتم کرنی چاہیئے۔ احباب توجہ فرمائیں۔ گذشتہ ۲۲ روز میں صرف یہ فہرست تیار ہوئی ہے جو بہت ہی کم ہے۔ ڈاکٹر احمد خان صاحب دس خریدار۔ فدا محمد صاحب پشاور ایک خریدار۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب گوڑگانواں ایک خریدار جناب عبد السبحان صاحب سید پور پانچ خریدار۔ سید ادریس حسین صاحب کروڈ سب ڈویژن ایک خریدار۔ جناب غلام صمدانی صاحب کلکتہ ۷ خریدار ریویو انگریزی ایک خریدار۔ جناب دولت احمد صاحب بی۔ اے دو خریدار۔ جناب عبد العزیز صاحب تھانہ دار ایک خریدار۔ جناب محمد صدیق بیگ صاحب سینٹری انسپکٹر نقودر ایک خریدار۔ جناب سراج الدین صاحب جھگڑیاں ایک خریدار۔ شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس کراچی نے اعانت ریویو انگریزی کے واسطے ۵ روپے بھیجے ہیں۔ اور سن رائز کے واسطے چھ خریدار۔ جناب غلام قمر صاحب سیالکوٹ نے ریویو (انگریزی) کی اعانت کے واسطے ۷ روپیہ اور سن رائز کے واسطے دو روپیہ دیئے ہیں۔ جناب خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب علیگڈھ سن رائز کے واسطے ایک خریدار۔ انجمن احمدیہ نوشہرہ دو خریدار۔ جناب محمد عمر صاحب اوورسیر یوپی دو خریدار۔ جناب عبد العزیز صاحب احمدی کوئلیو ایک خریدار۔ جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے قادیان سن رائز کے واسطے چھ خریدار۔

(ناظم طبع و اشاعت قادیان)

اشتہارات

بے اولادوں کو اولاد

اگر آپ بے اولاد ہیں۔ اگر آپ حصول اولاد کی خاطر سینکڑوں روپیہ برباد کرکے مایوس ہو گئی ہیں۔ تو آئیں مکرمہ والدہ صاحبہ سے علاج کرائیں اور ننھی ننھی اور پیاری پیاری اولاد حاصل کرکے اپنی گودیوں کو بھریں۔ مکرمہ والدہ صاحبہ قریباً ۲۵ سال سے نہایت کامیابی سے علاج کر رہی ہیں۔ اور اس عرصہ میں بے شمار بے اولاد عورتیں با اولاد اور بے چراغ گھرانے روشن ہو چکے ہیں۔ اسلئے اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھو دیں۔ اور آج ہی ایک کارڈ لکھ دیں۔ قیمت مکمل بکس جو ایک عورت کیلئے کافی ہے۔ صرف چار روپیہ۔ علاوہ محصول ؛

نوٹ۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات اطلاع دیں۔ جو کہ پوشیدہ رکھے جائینگے۔ پتہ :۔ سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

برص سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں۔ تو کل قیمت واپس قیمت فی بکس تین روپیہ ؎ ۳؍

فروغ حسن

چیچک کے بدنما داغ دھبے۔ کیل۔ مہاسے چھائیاں وغیرہ کو دور کرکے مرجھائے ہوئے چہرہ کو مثل گلاب بنا دیتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ روپیہ؛

ملنے کا پتہ

دفتر معالج برص نمبر ۳۰ ؎ در بھنگہ (بہار)

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں ہر رنگ کی فروخت کرتے ہیں۔ نرخ فی گز ۲ روپے ۴ ہوگا۔ اس کے علاوہ مشہدی کنادیز عورتوں کے سوٹ کے لئے فی گز ۱۲؍۔ اور مشہدی کلاہ و دوال فروخت کئے جاتے ہیں بکلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو۔ بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصول ڈاک کاٹ کر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیجی جائیگی احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ مال دوسری دکانوں کی نسبت عمدہ اور قیمتاً ارزاں بھیجا جائیگا:۔ خاکساران

میاں محمد و غلام حیدر احمدی بازار کریم پورہ شہر پشاور

ساڑھے پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیجدیجئے

تاکہ آپ کو دس نہایت مدلل اور مفید ٹریکٹوں کا بنا بنایا سلا سلایا مجموعہ رحجم ۸۰ صفحے، بھیجدیا جائے۔ جو کہ آریہ سماج کی تردید کیلئے بہترین ہتھیار ہے۔ اس میں ویدوں کے ایسے ایسے سربستہ اور اندرونی راز ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ پڑھ کر خوش ہو جاؤ۔

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

حب اٹھرا کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ نہیں تو بصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا ؛

پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

ضرورت رشتہ

بریم گڑھ متصل ہوشیارپور میں ایک لڑکی بعمر ۱۷ سال قوم شیخ قریشی پرائمری تک تعلیم یافتہ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر بیس اور تیس سال کے درمیان ہو۔ لڑکا پرہیزگار اور معزز قوم سے احمدی ہو۔ درخواست میں اپنی سکونت۔ ولدیت۔ قومیت اور عرصہ قبولیت احمدیت کا اندراج ضروری ہے۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے ہو؛

پتہ

چوہدری محمد علی خان اشرف سکول ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول ہوشیارپور

دھوکہ باز بے ایمان ہوتا ہے

مرض اٹھرا کا شرطیہ علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہوتے ہی دو یا تین سال کے اندر ہی گذر جاتے ہوں۔ وہ ہماری دوائی استعمال کریں۔ اگر پھر بھی کوئی اولاد میں حرج ہو تو دیان سے قیمت واپس۔ قیمت صرف ۸؍ علاوہ ہدیہ؛

پتہ:۔ فقیر اجنالہ ضلع امرتسر پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری نعمت خاں صاحب بی۔ اے پی۔ سی۔ ایس صاحب سینئر سب جج بہادر ضلع امرتسر

نمبر مقدمہ اجرائے ڈگری ۲۰۱ بابت ۱۹۲۶ء

ہرسکھ رائے ولد لالہ ہرجس رائے قوم کھتری سکنہ لاہور حال مجیٹھ مدعی ڈگری دار ؛

بنام

جے چند۔ گوردھن داس۔ پسران گنیش داس قوم کھتری سکنہ امرتسر کٹڑہ چڑت سنگھ مدیونان ؛

اجرائے ڈگری

نوٹس بنام جے چند گوردھن داس پسران گنیش داس قوم کھتری سکنہ امرتسر کٹڑہ چڑت سنگھ مدیونان ؛

بمقدمہ مندرجہ بالا ایں نوٹس تصفیہ اشتہار نیلام زیر آرڈر ۲۱ رول ۶۶ ضابطہ دیوانی نسبت مکان مرقومہ بنام مدیونان جاری کئے گئے تھے۔ مگر مدیونان پر اصالتاً تعمیل نہیں ہوتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تعمیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اشتہار ان کے نام نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔ اور مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۵؍۷ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی پیروی مقدمہ اجرائے ڈگری اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار خود کریں۔ ورنہ ان کے برخلاف کارروائی قانونی عمل میں لائی جاویگی ؛

آج بتاریخ ۱۲؍۳ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ہے ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

ضرورت نکاح

ایک احمدی بھائی کو جو نہایت مخلص اور سید ہیں۔ جنکی سالانہ آمدنی تقریباً چار ہزار روپیہ ہے اور ۳۸ برس کی عمر ہے۔ ایسے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور خانگی امور سے واقف ہو۔ جو احباب خواہشمند ہوں۔ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کرکے مزید حالات دریافت کر سکتے ہیں۔ قریشی قوم کو ترجیح دیجائیگی۔

خاکسار ظہور حسین مولوی فاضل مبلغ بخارا۔ قادیان۔

الفضل کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہندوستان سے باہر تمام علاقوں میں عقیدت کی آنکھوں سے پڑھا جاتا ہے اجرت اشتہار نہایت واجبی ہے۔ فائدہ اٹھائیے ؛

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل و ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

———— معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر آصف علی بیرسٹر دہلی کو اندور میں مسلمانوں کی وکالت کرنیکی اجازت نہیں ملی ✦

———— افواہ ہے۔ کہ سٹر ہیلی فیکس وزیر مالیات ریاست خیرپور نے استعفے دیدیا ہے ✦

———— مہاشہ گیان اندر کی تصنیف "میں نے اسلام کیوں چھوڑا" مطبوعہ اوشکار پریس دہلی اور دہ تمام رسائل و کتب جن میں اس کتاب کا ترجمہ اصلی یا اقتباسات شائع ہوئے ہیں بحق ملک معظم ضبط کر لئے گئے ✦

———— ہندو ممبران کونسل کا فساد لاڑکانہ کے متعلق ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں تمام الزاموں کو مسلمانوں کے سر تھوپا گیا ہے

———— لاہور ۲۰ راپریل۔ پنجاب میں نارتھ ویسٹرن ریلوے مسافروں کو جس قدر مراعات ہم پہنچا سکتی ہے پہنچانے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ پرانی لائنوں کی تجدید ہو رہی ہے۔ امرتسر اور راولپنڈی ریلوے سٹیشنوں کے نمونے بالکل بدلا دیئے گئے ہیں۔ کالکا یارڈ بھی جدید ماڈل کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور کام اب قریب الاختتام ہے ✦

———— دہلی ۲۰ راپریل۔ سکھوں کے خلاف گوردوارہ بلا لائسنس جلوس نکالنے کا جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں عدالت نے جملہ سکھ ملزموں کو مجرم قرار دیکر سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ لالہ شنکر لال سیکرٹری کانگریس کمیٹی دہلی بری کر دیئے گئے ✦

———— دہلی ۲۱ راپریل۔ پروفیسر اندر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ ہندو ہونے کی حیثیت سے مجھے یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ میں وائسرائے سے عبدالرشید کے لئے رحم کی درخواست کروں۔ میری درخواست اس کی رہائی کی درخواست نہ ہوگی۔ بلکہ سزائے موت کی تنسیخ کی درخواست ہوگی ✦

———— علی گڑھ ۲۱ راپریل۔ مسلم یونیورسٹی کی مجلس منتظمہ نے ایک مجلس تحقیقات مقرر کی تھی۔ جو حافظ ہدایت حسین بیرسٹر ایٹ لاء محمد یعقوب صاحب ڈپٹی پریذیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی عبدالرحمٰن خانصاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل اور دیگر حضرات پر مشتمل تھی۔ اس مجلس تحقیقات کو مسلم یونیورسٹی کی موجودہ حالت اور طریق عمل کی تحقیقات اور آئندہ کے لئے سفارشات پیش کرنے کے اختیارات دیئے گئے تھے۔ اس مجلس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ مجلس نے ان اصلاحات پر اظہار استحسان کیا ہے۔ جو ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے پہلے ہی نافذ کر دی ہیں ✦

———— لاہور ۲۰ راپریل۔ راولپنڈی کے موٹو ورکشاپ کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ کام آہستہ آہستہ کیا جائے گا۔ ۳۰ رجون ۲۷ء تک مکمل ہو جائے گا ✦

———— دہلی ۱۹ راپریل۔ جریدہ ہندوستان ٹائمز کا بیان ہے۔ کہ مولانا محمد علی نے مسٹر آر۔ ڈی۔ سپیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملاقات کی اور اس پر زور دیا۔ کہ مفتی محبوب علی کے معہ مقتل کے سلسلہ میں مزید تفتیش عمل میں لائی جائے۔ مسٹر موصوف نے وعدہ کیا کہ وہ ازسرنو مسلوں کا معائنہ کریں گے ✦

———— دی پنجاب پلپ اینڈ پیپر ملز لیمٹڈ کے نام سے کاغذ بنانے کی ایک کمپنی رجسٹرڈ ہوئی ہے۔ اس کا سرمایہ ۵ لاکھ روپیہ ہے۔ جو دس دس روپیہ کے حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ کارخانہ انبالہ کے قریب جگادھری میں کھولا جائے گا۔ خام مصالحہ کی فراہمی صوبہ پنجاب سے ہوگی۔ اور مزدور بھی پنجاب ہی سے لئے جائیں گے ✦

———— شملہ میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے۔ کہ صوبہ متحدہ آگرہ واودھ کا موجودہ گورنر سبکدوش ہونے والا ہے۔ اور عام طور پر یہ خیال ہے۔ کہ سر الگزنڈر مڈیمن جانشین ہونگے ✦

———— چند آدمیوں نے چھینہ ضلع گورداسپور میں ایک سکھ آنریری مجسٹریٹ کو قتل کر دیا تھا۔ جنہیں پھانسی کی سزا ملی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزموں نے پھانسی چڑھتے وقت اقبال جرم کر لیا۔ اور کہا کہ انہوں نے ایک اعلیٰ پولیس افسر کے ایما سے ایسا کیا تھا ✦

———— افواہ ہے۔ کہ سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب صوبہ آگرہ واودھ کے گورنر مقرر ہوں گے۔ اور سر جافری ڈی مونٹ مورنسی ان کی جگہ پنجاب کے گورنر مقرر کئے جائیں گے ✦

———— شملہ ۲۱ راپریل۔ صاحب وزیر ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی میڈیکل سروس کے جملہ افسران اپنی ملازمت کے پہلے سال میں جونیئر رائل میڈیکل کورس کی تربیت حاصل کرنے کے لئے انگلستان جایا کریں۔ اس سروس کے جملہ افسروں کو جن میں ایشیا کے رہائشی باشندے بھی شامل ہیں۔ میجر کے درجہ پر ترقی دینے سے پیشتر اپنی ملازمت کے ساتویں اور دسویں سال کے درمیان مل بنک کے رائل آرمی میڈیکل کالج کا سینئر آفیسرز کورس ختم کرنا ہوگا۔ ان ہر دو کورسوں میں حاضری بطور ڈیوٹی شمار ہوگی۔ انگلستان جانے اور آنے کے لئے اخراجات کا بوجھ ان پر نہیں بلکہ حکومت پر ہوگا ✦

———— حیدرآباد سندھ ۲۲ راپریل گذشتہ شب باگڑجی سے جو تار موصول ہوا ہے۔ مظہر ہے۔ کہ مقدمہ کے سلسلے میں سات معزز ہندوؤں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ گرفتار شدگان میں پوسٹ ماسٹر باگڑجی اور بارنج ڈاکٹر شامل ہیں۔ یہ دونو سرکاری ملازم ہیں۔ ان پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے مولانا تاج محمد اور دیگر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ اور نومسلم نوجوان کو بالجبر اٹھا لے گئے۔ علاوہ بریں انہوں نے ڈاکہ زنی اور تخویف مجرمانہ کا ارتکاب کیا ✦

ممالک غیر کی خبریں

———— سڈنی ۱۹ راپریل۔ سڈنی میں طوفان عظیم آیا خیال ہے۔ کہ گزشتہ ۵۴ سال کے عرصہ میں ایسا طوفان دیکھنے میں نہیں آیا۔ ساتھ ہی زور کی بارش شروع ہو گئی۔ ہوائی رفتار ۹۰ میل فی گھنٹہ تک پہنچ گئی۔ مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ اور بھی بہت نقصان ہوا۔ جہاز رانی بالکل رک گئی ✦

———— معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسکو میں پراسرار ہوائی جہاز تیار کئے جا رہے ہیں ✦

———— نیویارک ۱۹ راپریل۔ ڈاکٹر اینی بیسنٹ نے ایک اخبار کے نمائندہ کو دوران ملاقات میں بتلایا ہے۔ کہ میں مہاتما گاندھی کی بڑی مداح ہوں۔ لیکن مہاتما گاندھی کو میں سیاسی میدان میں ایک زبردست روکاوٹ سمجھتی ہوں۔ کیونکہ وہ انسانی فطرت کو سمجھ نہیں سکتا ✦

———— میکسیکو ۲۰ راپریل۔ میکسیکو کی ہنگامہ پرور تاریخ بھی اس حادثہ کی نظیر سے قاصر ہے۔ جو آج لیمن کے مقام پر واقع ہوا ٹرین کے ۱۰۰ مسافر اور ۱۷ سپاہی یا تو قتل کر دیئے گئے یا جلا دیئے گئے۔ ڈاکوؤں نے پہلے محافظ سپاہیوں کو قتل کیا۔ اور اسکے بعد مسافروں کو گاڑی کے ڈبوں میں مقفل کر کے ان پر پیٹرول اور مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا دی۔ جو آدمی جلتے ہوئے کمرے سے بھاگنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کو گولی سے مار دیا جاتا تھا۔ شاید ہی کوئی مسافر بچا ہو ✦

———— رشید الدین صادق بے اڈیٹر مالک جریدہ "اکشم" قسطنطنیہ کو جو یونیورسٹی میں علم المعاشرت کے پروفیسر بھی ہیں۔ ترکی خواتین کی توہین کرنے کے الزام میں پانچ ماہ قید کی سزا دی گئی۔ انہوں نے اپنے اخبار میں ایک مضمون لکھا تھا۔ کہ ترکی کی اکثر نوجوان لڑکیاں یورپ کی اندھی تقلید میں معاملات عشق سے مایوس ہو کر خودکشی کی مرتکب ہو رہی ہیں۔ اور یورپ کی تقلید ترکی خواتین کے مزاج کے لئے راس نہیں۔ اس اخبار میں ایک کارٹون بھی شائع ہوا تھا جس میں ایک غبارہ کے اندر چند خواتین دکھائی گئی تھیں یہ خواتین "حیا" "عصمت" اور "شرافت" کی تھیلیاں غبارہ سے نیچے گراتی ہوئی دکھائی گئی تھیں۔ "طلاق" کی تھیلی پھینکتی ہوئی دکھائی گئی تھیں۔ کارٹون کے نیچے لکھا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ عورتیں معراج ترقی کی طرف پرواز کر رہی ہیں ✦

———— نیویارک ۲۰ راپریل۔ کثرت بارش سے دریائے مسی سپی میں طغیانی آگئی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ اس وقت چالیس لاکھ ایکڑ رقبہ زیر آب ہے اور ایک لاکھ نفوس بے خانماں ہو گئے ہیں۔ گلی کوچے نہروں کی شکل میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ جن میں کشتیاں چل رہی ہیں۔ اور انسان و حیوان اور دیگر...

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)